پنجاب میں لوکل گورنمنٹ 2022ء کا قانون

(تنقیدی جائزہ)

WISE Women in Struggle for Empowerment

Basement, Sufi Mansion, 7-Egerton Road,
Lahore-Pakistan. +92 42 36305645
www.wise.pk info@wise.pk
wise.npo wisenpo wise.npo wise_pakistan

پبلک سروسز ڈلیوری میں شہریوں کی شمولیت

پنجاب میں لوکل گورنمنٹ 2022ء کا قانون

(تنقیدی جائزہ)

لوکل گورنمنٹ انتخابات کے خواہاں امیدواران کیلئے

تعارفی کتابچہ

سنگت ڈویلپمنٹ فاؤنڈیشن (ایس ڈی ایف)

Disclaimer

یہ رپورٹ نیشنل اینڈومنٹ فار ڈیموکریسی (این ای ڈی) کے مالی تعاون سے ممکن ہوئی ہے۔ اس رپورٹ میں بیان کردہ مواد اور تجزیئے وائز (خواتین کو بااختیار بنانے کی جدوجہد) کی اپنی ذمہ داری ہے اور این ای ڈی کے تجزیئے کا اس سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

WISE
Women in Struggle for Empowerment

NED
NATIONAL ENDOWMENT FOR DEMOCRACY
SUPPORTING FREEDOM AROUND THE WORLD

تعارف

WISEایک رجسٹرڈ غیر سرکاری سماجی تنظیم ہے جو عورتوں کے سیاسی، سماجی، معاشی اور انسانی حقوق کی بیداری کے لیے سرگرم ہے۔ WISEاس بات پر یقین رکھتی ہے کہ عورتوں کو سماجی، معاشی اور سیاسی طور پر با اختیار کیے بغیر ملکی خوشحالی کا سفر تیز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تنظیم اس عمل کو جاری رکھنے کے لیے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں عورتوں کی مؤثر شمولیت کے لیے کوشاں ہے۔ گذشتہ آٹھ سالوں کے دوران WISE نے عورتوں کے متعلق بنائے گئے قوانین بارے آگاہی کے ساتھ ساتھ ان قوانین کے مؤثر نفاذ کے لیے بھی نمایاں کوششیں کی ہیں۔ اس حوالے سے WISE نے 2016ء میں خاتون محتسب پنجاب کے ساتھ مل کر عورتوں کے کام کرنے کی جگھوں پر جنسی ہراسانی کے خلاف صوبائی سطح پر آگاہی مہم چلائی جس کے تحت اب تک پنجاب کے اٹھارہ اضلاع میں یہ مہم کامیابی سے مکمل کی جا چکی ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ WISE نے 2017ء میں پنجاب کے دو اضلاع لاہور اور ننکانہ صاحب میں 600 سے زائد لیڈی کونسلرز اور عورتوں کی مقامی سطح کی قیادت کی سیاسی آگاہی کے لیے تربیتی پروگرام کامیابی سے مکمل کیے جس کا مقصد مقامی حکومتوں میں ان خواتین کی قائدانہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنا تھا تا کہ وہ پاکستان میں جمہوریت کی مضبوطی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ اس وقت WISE جمہوری عمل کی مضبوطی کے حوالے سے لاہور اور شیخوپورہ کی 6 یونین کونسلز میں کام کر رہی ہے جہاں کمیونٹی کے نمائندوں بالخصوص عورتوں کی جمہوری آگاہی کے لیے تربیتی پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں تا کہ وہ اپنے منتخب کردہ نمائندوں کی جوابدہی کے ساتھ مقامی ترقی کے عمل کا حصہ بن سکیں۔ اس کے علاوہ WISEضلع ننکانہ صاحب میں عورتوں کے قومی شناختی کارڈ کے حصول کے لیے بھی سرگرم ہے جس کے تحت اب تک تقریبا26،000 سے زائد عورتوں کے لیے قومی شناختی کارڈ کا حصول ممکن بنا کر انہیں آئینی حق دلایا۔

محترم زاہد اسلام صاحب مقامی حکومتوں، گُڈ گورننس اور جمہوری اداروں بارے ماہرانہ نقطہ نظر رکھتے ہیں۔ تنظیم مشکور ہے کہ انہوں نے ''مقامی حکومت کا قانون 2022ء'' پر اپنا تنقیدی جائزہ پیش کیا جو اس کتابچے کے صورت میں آپ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ اُمید ہے کہ سول سوسائٹی، حکومتی نمائندے، کونسلرز حضرات اور سیاسی کارکن اس کتابچے سے بھرپور استفادہ کریں گے۔

ابتدائی گزارش

پاکستان میں مقامی حکومتوں کو ایک منفرد حیثیت حاصل ہے کیونکہ ہماری روزمرہ زندگی کے بہت سے مسائل اور فرائض لوکل گورنمنٹ کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں اور ملک میں مجموعی گورننس میں ہماری مقامی حکومتیں اپنی فعالیت اور کارکردگی سے شہریوں کی زندگی پر مثبت یا منفی اثرات مرتب کرتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں کہہ لیں کہ ہمارے عوام اپنی حکومت کے بارے رائے قائم کرتے ہیں تو اپنی مقامی حکومتوں کی کارکردگی اہم ترین ایشو ہوتا ہے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مقامی حکومتیں جمہوریت کے ٹھوس ثمرات عوام تک پہنچاتی ہیں۔ ہمارے ملک میں لوکل گورنمنٹ کو سیاسی تربیت کی پرائمری نرسری بھی تصور کیا جاتا ہے۔ ہمارے پانچ وزرائے اعظم کئی وزراء اور قانون ساز افراد انہی نرسریوں سے سیاسی تربیت حاصل کر کے ملکی حکمرانی میں اہم عہدوں یا ذمہ داریوں تک پہنچے ہیں اور ان کے علاوہ کم و بیش ایک لاکھ افراد مقامی حکومت چلانے میں معمور ہوتے ہیں۔

☆ مقامی حکومتیں اس لحاظ سے اہم بھی ہیں کہ دور حاضر میں اکثر مما لک کی آبادی مسلسل اضافہ کا رجحان رکھتی ہے اور جوں جوں آبادی میں اضافہ ہوتا ہے تو نئے شہر وجود پاتے ہیں یا رہائشی آبادیوں میں نظم ونسق بہتر انتظامات کا متقاضی ہوتا ہے۔ ایسے پس منظر میں حکمرانی زیادہ پیچیدہ اور منضبط ہوتی جا رہی ہے۔ روزنامہ میں بھی اگر منضبط نہیں ہو گی تو گاڑی چلا نہیں سکے گی۔ لہٰذا ضروری ہے کہ مرحلہ وار انداز حکمرانی اختیار کیا جائے اور اختیارات، ذمہ داریوں کو نیچے منتقل بھی کیا جائے اور اسے زیادہ سے زیادہ اداروں یا لوکل تک پھیلایا جائے۔ تا کہ طاقت، اختیارات مرکزیت کے بجائے تقسیم ہوتے جائیں۔ یہ کام لوکل گورنمنٹ اداروں کو مضبوط اور با اختیار بنا کر ہی کیا جا سکتا ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان ایک آئینی وفاقی سلطنت ہے یہاں زیادہ ضرورت ہے کہ بہتر حکومت کے لئے اختیارات نچلی سطح پر منتقل ہوں اور مجموعی گورننس اور روزمرہ معاشرتی زندگی کی بہتر انداز میں تربیت دی گئی ہو۔ اسی وجہ سے ہمارے آئین میں لوکل گورنمنٹ کو خصوصی حیثیت میں تسلیم کیا گیا ہے، چونکہ روزمرہ معاشرتی زندگی میں لوکل گورنمنٹ بہت اہمیت کی حامل ہیں اس لئے ملک بھر میں لاکھوں افراد لوکل اداروں سے منسلک ہوتے ہیں۔ ان میں ایک لاکھ سے زائد منتخب افراد ہوتے ہیں جو بنیادی فیصلے اور پالیسیاں اس کے ساتھ ہی کئی لاکھ افراد ان پر

عملدرآمد کرانے اور انتظامی ذمہ داریوں سے منسلک ہوتے ہیں۔ اس تناظر کے تحت پیش نظر جب بھی کوئی حکومت آتی ہے تو اس کا پہلا کام لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے فیصلے کرنا ہوتا ہے۔ مارشل اور ان فوجی حکمران اپنی ابتدا ہی لوکل گورنمنٹ پالیسی بنانے سے کرتے ہیں۔ گزشتہ 75 سالوں میں 4 بار فوجی مارشل آئی ہیں۔ ایوب خان، یحییٰ خان، ضیاء الحق اور پرویز مشرف جیسے جرنیلوں نے پہلے پہلے کاموں میں لوکل گورنمنٹ میں اہم فیصلے کیئے۔ جیسے ایوب خاں نے بنیادی جمہوریتوں کا نظام وضع کیا۔ یحییٰ خاں نے منتخب بنیادی حکومتوں کو برخاست کیا اور انتظامی افسران کو شریک کیا۔ ضیاء الحق نے اس نظام میں کسی قدر رد و بدل کر کے نیا لوکل باڈیز سسٹم بڑھایا اور پھر پرویز مشرف نے ایک بالکل نیا ضلعی حکومتوں کا نظام متعارف کرایا۔

13 محکمے ضلع کی سطح پر منتقل کیئے گئے ان سارے نظاموں کے تحت دو دفعہ انتخابات بھی ہوئے۔ ان مارشل لاء کے عرصہ میں عوامی جمہوری حکومتیں بھی آتی رہیں مگر انہوں نے فوجی حکمرانوں کے متعارف کردہ قانون میں کمی بیشی نہیں برقرار رکھا اور انتخابات کے انعقاد کے حوالہ سے ان جمہوری ادوار میں کوئی بھی سلسل برقرار نہیں رکھا جاسکا، مگر مقامی حکومتوں کو متحرک اور فعال رکھنے کے لئے کئی اقدامات کیئے گئے۔ لوکل گورنمنٹ کے حوالہ سے ہماری روایات عجیب ہیں جب بھی کوئی صوبائی حکومت تبدیل ہوتی ہے۔ لوکل گورنمنٹ کے سلسلے میں رکاوٹ آجاتی ہے اور پھر نئی حکومت کی تبدیلی سے لوکل گورنمنٹ نظام میں اکثر اوقات بہت بنیاد آجاتی ہے جس کی وجہ سے نہ صرف ان کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے بلکہ بہت سا عرصہ ایک سسٹم سے دوسرے نئے سسٹم میں مراحل میں لگ جاتا ہے اور لوکل گورنمنٹ کی افادیت پر سوالیہ نشان لگ جاتے ہیں۔

یہی کچھ گزشتہ بیس سالوں سے ہوتا چلا آرہا ہے۔ سال 2001ء میں ایک ضلعی حکومتوں کا نظام متعارف کرایا۔ وہ ماضی کے نظاموں سے بالکل مختلف تھا، مگر 2010ء میں وہ نظام متنازعہ بن گیا، تاہم چند بنیادی ترامیم کے بعد تم اسے پنجاب میں 31 دسمبر 2016ء تک چلایا گیا مگر اس طرح سے 2013ء میں نیا قانون منظور تو ہو گیا مگر عملی نہیں ہوسکا اور 2013 کے قانون کے تحت 16-2015ء میں نئے انتخابات کرائے گئے نومنتخب لوکل گورنمنٹ کو یکم جنوری 2017ء سے فعال کیا گیا اور 2018ء میں پھر نئی حکومت آگئی تو یہ ادارے پھر نظر انداز ہونا شروع ہو گئے اور مئی 2019ء میں نئی قانون سازی ہوگئی جس کے تحت 2013ء کے ادارے اور

منتخب کونسلروں کو برخاست کر کے نئے ادارے بنائے گئے۔ دو سال کے بعد عدالت نے 2013ء میں ختم کیئے گئے اداروں کو دوبارہ بحال کیا اور ساتھ ہی برخاست شدہ نمائندوں کو بھی بحال کیا گیا۔ اس کے بعد ایک پورا سال پھر اسی اتھل پتھل میں گزر گیا کہ دسمبر 2021ء میں ایک بار پھر نیا قانون متعارف کروا دیا گیا۔ اب پھر نئی اتھل پتھل شروع ہو گئی ہے۔ چونکہ اب کی بار پھر نئی تبدیلیوں کے ساتھ نیا نظام متعارف کروایا جا رہا ہے۔ چنانچہ یہ کتابچہ نئے نظام کو سمجھنے میں مددگار ہوگا۔ ایک دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ سال نئے انتخابات کا سال ہے جس میں ہزاروں امیدوار میدان میں اتریں گے یہ کتابچہ ان نئے امیدواروں کے لئے مددگار ثابت ہوگا۔ ایک بات ہمیشہ سے اچنبے کا باعث رہی ہے کہ جب بھی کوئی منتخب جمہوریت حکومت اقتدار میں آتی ہے وہ لوکل گورنمنٹ کے حوالہ سے قانون سازی اور عملدرآمد کی راہ میں حزب مخالف کو ساتھ ملانے کی کوشش کیوں نہیں کرتی، جبکہ اندازہ ہوتا ہے کہ لوکل گورنمنٹ انتخابات میں پارٹی وابستگی کے ساتھ ساتھ دوسرے نسلی، قومیتی، قبائلی اور علاقائی مفادات بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ لہٰذا امیدواران کی محض سیاسی وابستگیاں نہیں ہوتی ہیں، بلکہ دیگر حوالہ جات اور شناختیں اثر انداز ہو رہی ہوتی ہیں۔ لہٰذا اپوزیشن کو ان بورڈ کرنے سے کوئی سیاسی نقصان نہیں ہوتا بلکہ بہتر سطح کی پرفارمنس حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس سال سے لوکل گورنمنٹ سیلف گورنمنٹ کے حوالے سے پنجاب یونیورسٹی میں ایک 10 ماہ کا پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ شروع کیا جا رہا ہے۔ یہ سلسلہ اگر چل نکلا تو چند ہی سالوں میں لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے تعلیم و تحقیق کے کئی نئے دروازے کھلیں گے۔

مجھے یقین ہے کہ اس مختصر پمفلٹ کو پڑھنے والے بخوبی مستفید ہوسکیں گے۔

والسلام

زاہد اسلام

جولائی 2022ء

zahidislam101@gmail.com

0300-4257679

عنوانات

1 ۔	مثالی لوکل گورنمنٹ	7
2 ۔	مقامی حکومتیں کیا ہیں ؟	8
3 ۔	پاکستان میں آئینی صورتحال	9
4 ۔	قانون فریم ورک	12
5 ۔	سپریم کورٹ کے فیصلے	13
6 ۔	مقامی حکومت کی تاریخ	16
7 ۔	مقامی حکومتوں کی اہمیت	18
8 ۔	پنجاب لوکل گورنمنٹ قانون 2022ء	19
9 ۔	کمیونٹی تنظیمیں(CBO`s)	27
10۔	بجٹ کی تیاری، منظوری استعمال	32
11۔	سربراہ کی کابینہ	39
12۔	انتخابات	40
13۔	مخصوص اضافی فرائض	42
14۔	ایکٹ کا تعارف	45
15۔	رولز، قواعد	47
16۔	تعریفات	47

1- مثالی لوکل گورنمنٹ

اس سے قبل کہ ہم موجودہ آرڈیننس کا جائزہ لیں ہم ایک مثالی لوکل گورنمنٹ کا نقشہ پیش کر لیں۔

لوکل گورنمنٹ ایریا منضبط اور ملحقہ علاقوں پر مشتمل ہونا چاہئے اور آبادی کی بنیاد پر (Compact) لوکل گورنمنٹ ہو۔

لوکل گورنمنٹ ادارے کا سٹرکچر، سادہ، عام فہم اور منضبط ہو یعنی پرائمری سکول کے ادارے بلدیاتی اداروں سے منسلک ہوں اور نیچے سے اوپر جائے یعنی پرائمری یونٹ (گراس روٹ لیول) ابتدائی سطح پر قائم کیا جائے۔

بحیثیت: لوکل گورنمنٹ میں فیصلہ ساز ادارے منتخب نمائندوں پر مشتمل ہوں اور میں تمام رہائشی آبادی کے حصوں کی نمائندگی شرح سے کی گئی ہو۔ نمائندگی میں صنفی نمائندگی کے ساتھ ساتھ پیشہ وارانہ نمائندگی بھی یقینی بنائی جائے، نوجوانوں اور عمر کے ساتھ ساتھ خصوصی افراد جو جسمانی معذوری کا شکار ہوں اور ٹرانس جینڈر کی نمائندگی بھی یقینی ہو۔ کسان مزدور نمائندوں، ان کی آبادی کے تناسب سے رکھی جائے۔ مذہبی اقلیتیں ہمارے ملک میں زیادہ توجہ کا مستحق ہیں ان کی نمائندگی لوکل گورنمنٹ میں ہونا چاہئے۔

گورنمنٹ اور فرائض: لوکل گورنمنٹ اداروں کے فنکشن، فرائض و ذمہ داریاں اور اختیارات میں وہ تمام امور شعبہ جو رہائشی عوام کی روزمرہ زندگی سے متعلق ہیں۔ ان فرائض کو لوکل گورنمنٹ کے مختلف درجوں اور سطحوں پر منصفانہ اور منطقی تقسیم کرنا چاہئے۔

لوکل گورنمنٹ قوانین اور نظام میں بار بار بنیادی تبدیلیاں بذریعہ ترامیم کی جائیں اور ہر بار نیا قانون بنانے کے لئے کیا جائے۔ ان اداروں کے انتخابات میں تسلسل پیدا کیا جائے۔

مداخلت سے پاک: لوکل گورنمنٹ کا نظام بلدیاتی اور سرکاری حکومتی اداروں کی بے جا انتظامی، مالیاتی اور سیاسی مداخلت سے آزاد ہو۔ ان کے لئے صوبائی بجٹ میں ایک حصہ مختص کیا جائے۔ اسی طرح لوکل ریونیو کا اختیار ہو۔ لوکل گورنمنٹ اداروں کی فنکشنگ میں بھی عوامی شراکت کی ٹھوس شکلوں کو قانونی طور پر پیدا کیا جائے۔ مانیٹرنگ کی نشاندہی، آگہی مہمات کی ادائیگی یا کچھ فرائض کو اس طرح ترتیب دیا جائے کہ عوام براہ راست شریک ہو سکیں۔

احتسابی نظام: لوکل گورنمنٹ اداروں میں خود احتسابی کا نظام موجود ہو جس کے تحت معیارات مقرر کئے جائیں۔ سوشل آڈٹ کے اور اسی طرح رہائشی عوام اور لوکل گورنمنٹ کے مابین تنازعات کو ایڈریس کرنے کا کوئی قانونی نظام متعارف کیا جائے۔

1	بنیادی خدوخال، فریم ورک پالیسی کے بنیادی اصول آرٹیکل 32 کی رو سے مملکت کی تعریف کی گئی	مملکت کی تعریف میں مقامی حکومت کو بھی مملکت کا حصہ بیان کیا گیا ہے۔مملکت متعلقہ علاقوں کے منتخب نمائندوں پر مشتمل مقامی حکومتوں کی حوصلہ افزائی کرے گی ایسے اداروں میں کسانوں، مزدوروں اور عورتوں کی خصوصی نمائندگی دی جائیگی۔
2	صوبوں کو پابند کیا گیا آرٹیکل 140-A	ہر صوبہ قانون کے تحت حکومتوں کا نظام بنائے گا اور ان مقامی حکومتوں کو سیاسی انتظامی اور مالیاتی ذمہ داری اور اختیار مقامی حکومتوں کے منتخب نمائندوں کو منتقل کرے گا۔
3	انتخابات کی ذمہ داری	آئین کے آرٹیکل 140-A کے زیر سیکشن B کے تحت الیکشن کمیشن آف پاکستان مقامی حکومتوں کے انتخابات کرانے کا ذمہ دار ہے۔
4	مقامی حکومت کیلئے انتخابی حلقہ بندیاں عدالت عظمی کی ہدایات پر الیکشن کمیشن کی ذمہ داری	لوکل ایریا قرار دینا اور ہر لوکل ایریا میں کتنی اور کس قسم کی مقامی حکومتیں ہونگی۔صوبائی حکومت اپنے قانون میں طے کرے گی مگر صوبائی حکومت کی طے کردہ مقامی حکومتوں میں انتخابی حلقہ بندیاں الیکشن کمیشن آف پاکستان طے کرے گا۔
5	سپریم کورٹ کے فیصلہ برائے بحال کونسلر اور پنجاب میں کیا گیا آرٹیکل چ کی تشریح	آئین کا آرٹیکل 7 کی رو سے لوکل گورنمنٹ حکمرانی کا تیسرا گروپ ہے۔

مقامی حکومتوں کے نظام کو عصر حاضر میں "جمہوریت" کا اہم عنصر قرار دیا جاتا ہے کیونکہ مقامی نظام حکومت مقامی سطح کی حکومت خودمختاری کی بہترین شکل سمجھی جاتی ہے۔ جو نہ

صرف عوام کے روزمرہ مسائل سے متعلق ہوتی ہے بلکہ مقامی حکومت کی کسی نہ کسی شکل میں عوام براہ راست حکمرانی با آسانی شریک بھی ہو سکتے ہیں۔ہم دنیا میں جمہوری معاشروں میں مقامی حکومت کے توسط سے فراہم کردہ خدمات، سہولیات اور انتظامی بندوبست دیکھ کر ہی وہاں جمہوری حکمرانی کے ٹھوس ثمرات کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ چونکہ مقامی حکومت میں بڑی تعداد میں شہری بھی حصہ لیتے ہیں اور بڑی تعداد میں منتخب بھی ہوتے ہیں بلکہ کئی دفعہ جمہوری ممالک میں عام انتخابات جو اسمبلیوں اور حکومت منتخب کرنے کیلئے ہوتے ہیں۔ان کے نتائج پر مقامی حکومتی انتخابات اثر انداز بھی ہوتے ہیں ان کے مشاہدہ سے کسی بھی ملک کے ووٹرز کے عمومی سیاسی رجحان کے بارے میں اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

☆ پاکستان میں مقامی نظام حکومت اہم تو ہے مگر اس کی طرف ہمارا ابھی کا رویہ بہت عام سا ہے اور یہ عمومی رویہ ہمیں ہر سطح پر اور ہر سیاسی مظہر میں نظر آتا ہے۔اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ مقامی نظام حکومت کو متعارف تا انگریز سرکار نے کرایا تھا تاہم مقامی نظام حکومت کو ہمارے بعد کے فوجی حکمرانوں نے اپنی حمایت،طول اقتدار اور اپنی سیاسی مداخلت میں ایک ذریعہ کے طور پر بخوبی استعمال کیا۔جس کی بدولت ہمارے دوسرے جمہوری حلقے کافی حد تک بیگانگی کی طرف چلے گئے اور اپنے تمام تر توجہ بڑی سطح کی حکمرانی ، آئین سازی اور جمہوری حقوق کی طرف مرکوز کر لی۔نتیجتاً مقامی نظام حکومت ان کے ایجنڈا میں نیچے یا غیر اہم کر دیا۔جبکہ اس کی اہمیت کا اندازہ یوں کر لیں کہ جب کبھی بھی مقامی حکومتوں کے انتخابات کا انعقاد ہوا تو اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد لاکھوں میں جا پہنچی۔

☆ یہ شعبہ، موضوع اہم تو ہے مگر نظر انداز کیا گیا ہے۔ مارے پورے ملک میں مقامی حکومت کو بطور مضمون کہیں تدریسی موضوعات میں شامل نہیں کیا گیا۔لاتعداد پبلک سیکٹر اور پرائیویٹ یونیورسٹیاں ہیں جہاں دنیا بھر کے مضامین پڑھائے جاتے ہیں مگر مقامی حکومت کے بارے میں تعلیم نہیں دی جاتی۔150 کے لگ بھگ ٹیلی ویژن چینلز ہیں، سینکڑوں اخبارات ورسائل ہیں۔ٹی وی چینلوں میں دنیا بھر کی سیاست زیر بحث آتی ہے مگر مقامی نظام حکومت اور اس سے متعلقہ موضوعات پر خصوصی یا عام پروگرام بھی شاذونادر ہی دیکھنے کو ملتے ہیں۔

☆ ہمارا آئین صوبوں کو پابند کرتا ہے کہ وہ اپنے اپنے صوبے میں مقامی نظام حکومت بارے قانون سازی کریں اور منتخب مقامی حکومتیں قائم کریں اور ان منتخب مقامی حکومتوں کو انتظامی، سیاسی اور مالیاتی خودمختاری بھی دیں۔ آئین مقامی حکومتوں کے بنیادی فریم ورک (پالیسی کے خدوخال) بھی بیا کرتا ہے کہ کس طرح کی مقامی حکومتیں ہونگی ان کی نمائندگی کیسے ہوگی مگر عملاً مقامی حکومتوں کی تشکیل میں تاخیری حربے اختیار کئے جاتے ہیں جبکہ فوجی حکمران جب بھی بزور قوت اقیدار پر قابض آتے ہیں وہ جو سیاسی خاکہ ترتیب دیتے ہیں ان میں فوقیت مقامی حکومتوں کے نظام اور انتخابات کو دی جاتی ہے۔ گو کہ ان کے پس پردہ مقاصد کچھ اور ہوتے ہیں مگر مقامی حکومتوں کا استحکام، تسلسل میں اپنی حمایت پیدا کر لیتے ہیں تو مقامی حکومتوں کی خصوصی سرپرستی ختم ہو جاتی ہے یا ماند پڑ جاتی ہے مگر برعکس جمہوری حکومتیں جب بھی برسر اقتدار آتی ہیں وہ مقامی حکومتوں کے نظام کو نظرانداز کر دیتی ہیں گو کہ وہ فوجی حکومتوں کا تجویز کردہ مقامی نظام حکومت کا ڈھانچہ قائم رکھتی ہیں مگر مقامی حکومتوں کے انتخابات کا تسلسل برقرار نہیں رکھا جاتا۔

قانونی فریم ورک

☆...... پاکستان الیکشن ایکٹ 2017 (آرٹیکل 219) الیکشن کمیشن آف پاکستان لوکل گورنمنٹ انتخابات کا انعقاد یقینی بنائے گا۔ متعلقہ قوانین اور رولز کی مطابقت میں یہ انتخابات صوبوں، اسلام آباد، وفاق کے زیر انتظام علاقوں اور کنٹونمنٹ بورڈز میں ہوں گے۔

☆...... الیکشن کمیشن ان علاقوں میں مقامی حکومتوں کا دورانیہ (Tenure) ختم ہونے کے بعد 120 دنوں کے اندر اندر الیکشن کا انعقاد کرے گا۔

☆...... انتخابات کے انعقاد کی تاریخ کا اعلان، وفاق اور صوبائی حکومتوں کی مشاورت سے کیا جائیگا۔

☆......کمیشن ووٹر رجسٹریشن ضمنی انتخابات، مخصوص نشستوں کیلئے انتخابات کا انعقاد بھی کرے گا۔

☆......متعلقہ رولز، قواعد وضع کرے گا۔ آرٹیکل 219 تا 229 اس بارے میں ہیں۔

☆......صوبائی حکومتیں قانون وضع کریں گی متعلقہ اسمبلیاں منظوری دیں گی اور اس کے تحت حلقہ بندیاں الیکشن کمیشن کرے گا۔

☆...... اسی طرح عدالتی فیصلہ کی رو سے لوکل گورنمنٹ انتخابات کیلئے حلقہ بندیاں کرنے کی ذمہ داری بھی الیکشن کمیشن آف پاکستان کے پاس ہے۔

☆...... ووٹرز کی رجسٹریشن اور ووٹر فہرستوں کی تیاری کا اختیار بھی الیکشن کمیشن کے فرائض میں شامل ہے۔

☆......یکم جنوری 2017 سے ہر 18 سال کی عمر کا شہری لازمی طور پر شناختی کارڈ حاصل کرنے کا پابند ہے۔

☆...... وفاقی حکومت، اسلام آباد لوکل گورنمنٹ کے لیے اور کنٹونمنٹ بورڈ کے لئے قانون سازی بھی کرتی ہے اور الیکشن کمیشن کی نگرانی میں انتخابات ہوتے ہیں۔

سپریم کورٹ کے 2021ء کے فیصلے

لوکل گورنمنٹ کے آئندہ انتخابات اور عدلیہ کے فیصلے:

اگرچہ پاکستان کا آئین لوکل گورنمنٹ کی اہمیت بیان کرتا ہے اور اپنی ریاستی پالیسی کے بنیادی اصولوں میں لوکل گورنمنٹ کی ساخت کے بارے میں ہدایات بیان کرتا ہے اور پھر صوبوں کو پابند کرتا ہے کہ وہ لوکل گورنمنٹ کیلئے قانون بنائیں اور انہیں مالیاتی، سیاسی اور انتظامی خودمختاری دیں مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری سبھی حکومتیں لوکل گورنمنٹ کیلئے ترجیحی پالیساں بنا نہیں پائیں۔ تو پھر کسی نہ کسی کو تو عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑتا ہے اور عدالتیں مسلسل حکومتوں کی باز پرس بھی کرتی ہیں اور عدلیہ کا دباؤ بھی ہوتا ہے کہ حکومتوں کو بادل نخواستہ لوکل گورنمنٹ میں اصلاحی اقدامات اٹھانا پڑتے ہیں۔ گذشتہ 10 سالوں سے یہی ہوتا آیا ہے۔

پہلا تاریخی فیصلہ:

موجودہ حکومتیں 2018ء میں برسر اقتدار آئیں تو لوکل گورنمنٹ کے نئے انتخابات ہو چکے تھے اور 2017ء میں ملک بھر میں ہر جگہ اچھے بھرے تجربات کے ساتھ منتخب لوکل گورنمنٹ موجود تھیں۔ پنجاب میں حکومت یکساں تبدیل ہوگئی تھی لہذا یہاں کی لوکل گورنمنٹ کی فعالیت کمزور ہوتی گئی اور بالآخر مئی 2019ء میں نئی قانون شازی کردی گئی اور پرانا قانون ختم کر دیا گیا اور منتخب نمائندوں کو بھی برخاست کر دیا گیا۔ بلکہ 2019ء میں دو الگ الگ قانون بنا کر پرائمری لوکل گورنمنٹ کو یکساں تبدیل کر دیا۔ ضلع اور یونین کونسلوں کو ختم کر دیا گیا۔ تحصیل، نیبر ہڈ، ویلج کونسلوں کو متعارف کرایا گیا۔ اس طرح پرانی کونسلوں کو تحلیل کر کے نئے ادارے بھی بنا دیئے گئے۔ اس سارے عمل میں پرانے منتخب کونسلز جو 60 ہزار سے ذرا کم تھے وہ اپنے نمائندوں کے ذریعے عدالتوں میں چلے گئے۔ کئی ماہ کی عدالتی کاروائی کے بعد مئی 2021ء میں اس پیٹشن پر سپریم کورٹ کا تاریخی فیصلہ آیا جس کے تحت نہ صرف ان برطرف شدگان کو بحال کیا بلکہ ان کے اداروں کی بحالی کا بھی حکم صادر ہوا۔ یہ فیصلہ حکومت کو مشکل میں ڈالنے کیلئے کافی تھا کیونکہ عدالت عظمیٰ نے 2019ء کا قانون بحال کر دیا تھا۔ حکومت بہت لعت ولعل سے اس کی عمل درآمد پر چل پڑی اس دوران توہین عدالت کی درخواستیں بھی دائر ہوتی رہیں اور منتخب بحال شدگان نے اپنی اس مدت دورانیہ جب وہ معطل رہے اس کو بھی لوکل گورنمنٹ کے دورانیہ میں شامل کرنے کی استدعا کی جو کہ نامنظور کی گئی اور ان کا دورانیہ 31 دسمبر 2021 تک ہی رہا۔ مگر عدالت کے فیصلے سے دو اہم اصول وضع ہوئے:

اول: ووٹرز، منتخب نمائندوں اور اداروں کو بنیادی حق ہے کہ جتنی مدت کیلئے ان کو منتخب کیا جائے وہ اپنی مدت پوری کریں اور انکی قبل از وقت برخاستگی نہیں کی جاسکتی۔

دوم: فیصلہ نے آئین کے آرٹیکل 7 کی وضاحت سے تشریح کردی کہ لوکل اتھارٹیز سے مراد لوکل گورنمنٹ ہیں اور لوکل گورنمنٹ تیسرے درجے کی حکمرانی کی شکل ہے۔

دوسرا اہم فیصلہ:

یکم فروری 2022 کو آیا ہے جو سندھ کے حوالے سے ہے۔ سندھ میں اپوزیشن کی پارٹیوں نے کچھ حکومتی اقدامات کے خلاف اور لوکل گورنمنٹ اداروں کے اختیارات میں کمی کے حوالے سے

آئینی درخواست دائر کی تھی جس کی سماعت 2022ء میں مکمل ہوئی اور فیصلہ محفوظ کر لیا گیا جو یکم فروری 2022ء کو سنایا گیا۔ گو کہ درخواست دائر ہونے کے 3 سال بعد سماعت ہوئی اور فیصلہ مزید تاخیر سے سامنے آیا۔ اس تاخیر کی معقول وجوہات ہوں گی۔ تاہم یہ فیصلہ چند حوالوں سے اہم ہے۔ گو کہ اس دوران حکومت پرانے قانون میں ترمیم کر چکے ہے اور زیر مقدمہ قانون بدل چکا ہے مگر فیصلہ میں وضع کئے بنیادی اصول اب ہر جگہ مقدم رکھنے ہوں گے چونکہ یہ اصول بنیاد کے طور پر سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں بیان کئے ہیں لہذا انکی روشنی میں ہر صوبہ کو اپنا لوکل گونمنٹ قانون کو بنانا ہوگا۔

اس فیصلے میں واضح کر دیا ہے کہ لوکل گورنمنٹ کے فرائض میں بنیادی طور پر کیا کچھ شامل ہونا چاہئے۔ فیصلے میں چند دیگر ممالک کی لوکل گورنمنٹ کو بھی مثال کے طور پر بیان کیا گیا ہے اور پھر آئین کے آرٹیکل 140-A میں وضع کر دیا کہ مالیاتی، انتظامی اور سیاسی خودمختاری کی تائید میں ایک فریم ورک ہوگا۔ جس کے تحت وہ تمام فرائض جنکا تعلق مقامی ترقیاتی منصوبہ بندی اور ایسے تمام فرائض جو شہری رہائشی سہولیات کے ضمرے میں آتے ہیں جیسے بلڈنگ کنٹرول، ارین پلاننگ، سٹریٹ پلاننگ، میشنری کی فراہمی، پانی، خوراک کی فراہمی یہ لوکل گورنمنٹ کے دائرہ اختیار میں ہی رکھنا ضروری ہیں اور صوبائی حکومتوں کو پابندی کرنی چاہیے کہ وہ لوکل گورنمنٹ کے اختیارات کو سلب کرنے کے بجائے اپنے زیادہ اختیارات کو نیچے منتقلی کی راہ پر چلیں۔ مرکوزیت کی جگہ عدم مرکوزیت (Devolution) کو مقدم رکھا جائے۔ اس لحاظ سے یہ فیصلہ:۔ دیر آئے پر درست آئے۔

تازہ ترین، جولائی 2022ء

☆...... عدالتی احکامات کے دباؤ میں اور الیکشن کمیشن نے اپنی ذمہ داریوں کے تحت 2022ء میں چاروں صوبوں اور اسلام آباد میں انتخابات کے لئے شیڈول کا اجراء کیا جس میں کچھ عدالتی احکامات کے باعث پنجاب میں التوا ہوا جبکہ صوبہ خیبر پختونخواہ میں یہ انتخابات مکمل ہو چکے ہیں۔ سندھ اور بلوچستان میں دو مراحل میں انتخابات منعقد ہو رہے ہیں۔ (جولائی 2022ء) اسلام آباد میں اگست میں مکمل ہوں گے۔

☆...... پنجاب میں 24 جون 2022ء کو نیا قانون آگیا ہے۔ جس کے تحت اب نئی حلقہ بندیاں ہوں گی اور پھر انتخابی شیڈول آئے گا۔

4- مقامی حکومت کی تاریخ، گزشتہ 20 سالوں میں

آیئے ہم مختصر جائزہ لیتے ہیں:

مشرف حکومت کا اقتدار میں آنا اور پھر عدلیہ سے خود کو اختیار تسلیم کرانے کے بعد مشرف حکومت کی ابتدا چھ نکاتی پروگرام ایجنڈا سے ہوئی۔ اس میں لوکل گورنمنٹ کو نمایاں مقام حاصل تھا۔ مشرف حکومت کا مفاد بھی اسی مصلحت میں تھا کہ وہ ملک بھر میں نیا سیاسی قیادت کو نمایاں ہونے کا موقع دیا دلھذا اس نے ضلعی حکومتوں کا تصور دیا۔ جس میں تحصیل کی سطح پر میونسپل ایڈمنسٹریشن کا تصور تھا۔ اس نئے سسٹم کی بہت تشہیر کی گئی اور اس کے تحت پانچ مراحل میں ملک بھر میں انتخابات کرائے گئے اور 2001 کے آخر تک ملک بھر میں تقریباً ایک لاکھ بیس ہزار منتخب نمائندے متحرک وفعال ہوگئے۔ ان کے اختیارات بہت تھے کئی قباحتیں بھی موجود تھیں مگر مجموعی طور پر اس سسٹم کی بازگشت اب تک اچھے انداز میں سنی جا رہی ہے۔ یہ سسٹم اپنا چار سالہ دورانیہ 2005ء میں مکمل کر گیا۔ پہلے سسٹم میں ہمارے ملک کی اکثر و بیشتر پاپولر سیاسی جماعتوں نے مخالفت بھی کی اور انتخابی عمل سے الگ تھلگ رہی تھیں۔ مگر افادیت دیکھتے ہوئے 2005ء کے انتخابات میں سبھی جماعتیں پورے دم خم سے شریک ہوئی حتیٰ کہ کئی قومی اسمبلی کے اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبران بھی ضلعی سطح پر آ گئے۔ سیاسی جماعتوں کی لیٹ انٹری کے باعث سرکاری گروپ کو اپنے قدم جمانے کا موقع مل گیا۔ دوسرا دورانیہ 2009ء میں ختم ہوا۔ 2009ء میں نئے انتخابات ہوئے تو پرویز مشرف کیواپسی کا سفر شروع ہوگیا تھا۔ مگر مشرف حکومت نے آئینی ترمیم کے ذریعہ لوکل گورنمنٹ کورس شیڈول میں ڈال دیا تھا جس میں موجود قوانین صدر کی پیشگی ومنظوری کے بغیر تبدیل نہیں کئے جاسکتے تھے۔ یہ پابندی 2010ء میں ختم ہوگئی تو بلوچستان کی حکومت نے پہلا قانون یک تخت ختم کر کے نیا قانون بنالیا۔

جبکہ دیگر صوبوں نے پہلے کچھ ترامیم کیں۔ پنجاب نے 2001ء کے قانون کو 2016ء کے آخر تک برقرار رکھا۔ جبکہ خیبر پختونخواہ نے 2012ء میں نیا قانون بنایا اور پھر 2013ء میں دوبارہ قانون بنایا۔ سندھ میں یکے بعد دیگرے 3 قوانین بنائے گئے اور تیسرا قانون 2013ء میں بنایا گیا۔

قانون سازی 2013ء میں اس لئے ہوئی کہ عدالت عظمٰی میں ایک رٹ پٹیشن دائر ہوچکی تھی کہ آئینی شق (140-A) کی پابندی نہیں کی گئی اور اسکی سماعت کے دوران صوبائی حکومتوں پر لوکل گورنمنٹ اداروں کی منتخب حیثیت بحالی زیر بحث تھی تو پھر سبھی جگہ نئی قانون سازی شروع ہوگئی۔ عدلیہ کا دباؤ تھا کہ 2013ء کی قانون سازی ہوتی اور نئے انتخابات کیلئے تیاریاں شروع کر دی جاتی۔ پنجاب میں جو قانون بنایا اس میں اقلیتی آبادی کے غیر مناسب طریقہ رکھا گیا۔ وہاں عدالتی فیصلے میں ترامیم کرنا پڑیں۔ خیبر پختونخوہ مس حلقہ بندیا ٹھارٹی بنائی گئی جس کے تحت حلقہ بندیاں کی گئی۔ وہاں عدالتی فیصلے نے الیکشن کمیشن کو بااختیار کر دیا کہ وہ لوکل گورنمنٹ کی حلقہ بندیاں کریں۔ کنٹونمنٹ انتخابات کے حوالہ سے عدالتی ہدایات آئیں۔ اسلام آباد کیپٹل ٹریٹری لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے فیصلے آئے۔ اس کے باوجود 2013ء کے قانون کے تحت انتخابی عمل 2015-16 میں مکمل ہوا اور منتخب لوکل گورنمنٹ فعال ہوسکیں۔ اس دوران بھی مختلف سٹیک ہولڈز نے عدالتوں سے رجوع کرتے رہے اور ریلیف بھی ملتا رہا۔ عدالتوں سے رجوع کرنے والوں میں خیبر پختونخوہ پنجاب، سندھ، بلوچستان اور اسلام آباد سے منتخب نمائندے اور سیاسی جماعتیں بھی نمایاں رہیں۔

اس حوالہ سے دو اہم فیصلے سامنے آتے ہیں جنکی بدولت مستقبل میں پاکستان بھر میں لوکل گورنمنٹ میں مضبوطی اور نکھار آئے گا۔

5- مقامی حکومتوں کی اہمیت

مقامی حکومتوں کے نظام کو عصر حاضر میں "جمہوریت" کا اہم عناصر قرار دیا جاتا ہے، کیونکہ مقامی نظام حکومت مقامی سطح کی حکومت خود مختاری کی بہتری شکل سمجھی جاتی ہے جو نہ صرف عوام کے روزمرہ مسائل سے متعلق ہوتی ہے۔ بلکہ مقامی حکومت کی کسی نہ کسی شکل میں عوام براہ راست حکمرانی میں با آسانی شریک بھی ہو سکتے ہیں۔

ہم دنیا بھر میں جمہوری معاشروں میں مقامی حکومت کے توسط سے فراہم کردہ خدمات اور سہولیات اور انتظامی بندوبست دیکھ کر ہی وہاں جمہوری حکمرانی کے ٹھوس ثمرات کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ چونکہ مقامی حکومت میں بڑی تعداد میں شہری حصہ بھی لیتے ہیں اور بڑی تعداد میں منتخب بھی ہوتے ہیں، بلکہ کئی دفعہ جمہوری ممالک میں عام انتخابات جو اسمبلیوں اور حکومت منتخب کرنے کیلئے ہوتے ہیں۔ ان کے نتائج پر مقامی حکومتی انتخابات اثر انداز بھی ہوتے ہیں ان کے مشاہدہ سے کسی بھی ملک کے ووٹرز کے عمومی سیاسی رجحان کے بارے میں اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

پاکستان میں مقامی نظام حکومت اہم تو ہے مگر اس کی طرف ہمارا ابھی کا رویہ بہت عام سا ہے اور یہ عمومی رویہ ہمیں ہر سطح پر اور ہر سیاسی مظہر میں نظر آتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مقامی نظام حکومت کو متعارف تو انگریز سرکار نے کرایا تھا، تاہم مقامی نظام حکومت کو ہمارے بعد کے فوجی حکمرانوں نے اپنی حمایت طول اقتدار اور اپنی سیاسی مداخلت میں ایک ذریعہ کے طور پر بخوبی استعمال کیا۔ جس کی بدولت ہمارے دوسرے جمہوری حلقے کافی حد تک بیگانگی کی طرف چلے گئے اور اپنی تمام تر توجہ بڑی سطح کی حکمرانی، آئین سازی اور جمہوری حقوق کی طرف مرکوز کر لی۔ نتیجتاً مقامی نظام حکومت ان کے ایجنڈے میں نیچے یا غیر اہم حیثیت اختیار کرتا گیا اور پھر عوام اور معاشرے میں اس رویہ کے اثرات نے مقامی نظام حکومت کو بڑا ثانوی اور غیر اہم کر دیا، جبکہ اس کی اہمیت سے اندازہ کر لیں کہ جب کبھی بھی مقامی حکومتوں کے انتخابات کا انعقاد ہوا تو اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد لاکھوں میں جا پہنچی۔

6- پنجاب لوکل گورنمنٹ قانون 2022ء

پنجاب میں گزشتہ حکومت کا جاری کردہ آرڈیننس اپنی مدت پوری کر کے کالعدم ہو گیا تو نئی حکومت نے نیا قانون اسمبلی میں متعارف کرایا جو 24 جون 2022 کو مکمل قانون بن کر نوٹیفائی ہو گیا۔ اب اس قانون کے تحت رولز فریم ہوں گے اور الیکشن کے لئے نئی حلقہ بندیاں بنیں گی جس پر کام جاری ہے۔

نئے قانون 2022ء کے بنیادی خدوخال:

☆ اس کا دورانیہ 5 سال ہوگا۔

☆ اس میں درج ذیل مقامی حکومتیں ہوں گی۔

☆ لاہور کے علاوہ تمام اضلاع میں دیہی علاقوں کے لئے ضلع کونسلیں، تحصیل کونسلیں اور یونین کونسلیں ہوں گی۔

☆ شہری علاقوں میں ڈویژنل ہیڈ اضلاع میں میٹروپولیٹن کارپوریشنز ہوں گی۔ (لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی، سرگودھا، فیصل آباد، ساہیوال، ملتان، ڈیرہ غازی خاں، بہاولپور)

☆ 9 میٹروپولیٹین کارپوریشنز میں ٹاؤن کونسلیں ہوں گی اور یونین کونسلیں ہوں گی۔

☆ تمام اضلاع کے دیہی علاقوں میں ماسوا لاہور ضلع کونسلیں، تحصیل کونسلیں اور یونین کونسلیں ہوں گی۔ ہر یونین کونسل کی 6 وارڈز ہوں گے۔ ہر وارڈ سے ایک جنرل ممبر منتخب ہوگا۔ کُل 4005 یونین کونسلیں ہوں گی۔

☆ بڑے شہروں میں میونسپل کارپوریشنز اور چھوٹے شہروں میں میونسپل کمیٹیاں ہوں گی۔ میونسپل کمیٹیوں میں وارڈز ہوں گی۔ لوکل ایریا کے تمام یونین کونسل، چیئرمین، میٹرو یونین، میونسپل کارپوریشن کے جنرل ممبران ہوں گے۔ ان کے علاوہ عورتوں، کسان، مزدور، نوجوانوں، ٹیکنوکریٹ اور باہمی معذور افراد کی نشست ہوگی اور غیر مسلم آبادی کی نمائندگی ہوگی۔

☆ لوکل گورنمنٹ میں اپوزیشن لیڈر رہوگا۔ جسے اپوزیشن کونسلرز مقرر کریں گے۔

☆ یونین کونسلوں کے علاوہ تمام سربراہان اپنے مشاورت اور مدد کے کے لئے ایکسپرٹ کی کابینہ بنائیں گے۔ کابینہ کو تشکیل کے لئے فارمولا قانون میں درج ہے۔

☆ پنجاب میں 24 جون 2022ء کو نیا قانون آ گیا ہے جس کے تحت اب نئی حلقہ بندیاں ہوں گی اور پھر انتخابی شیڈول آئے گا۔

یونین کونسل کا نقشہ:

☆ چیئرمین اپنی ضلع کونسل یا میٹرو یونین یا میونسپل کارپوریشن کا ممبر بھی ہوگا۔

☆ وائس چیئرمین، ڈپٹی کونسل کا سپیکر، اپنی تحصیل کونسل یا ٹاؤن کونسل کا ممبر ہوگا۔

☆ مشترکہ پینل ہوگا، براہ راست منتخب ہوگا اپنے حلقہ سے۔

☆ سیاسی جماعت کی بنیادوں پر انتخابات ہوں گے۔

☆ ہر یونین کونسل میں 3 خواتین، 2 یوتھ کونسلرز، ایک مزدور یا کسان، ایک نان مسلم ہوگا۔ مخصوص نشستوں کا انتخاب ان ڈائریکٹ ہوگا اور شوآف ہینڈ کے ذریعہ ہوگا۔

☆ کُل 15 اراکین ہوں گے۔

☆ یونین کونسل کے اجلاس پبلک کیلئے کھلے ہوں گے۔ ہر ماہ میں ایک اجلاس لازمی ہوگا۔ اجلاس بلانا اور صدارت وائس چیئرمین بطور سپیکر کرے گا۔

ضلع کونسل:

لاہور کے علاوہ تمام 35 اضلاع میں ضلع کونسلیں ہوں گی۔ جس میں ضلع کے دیہی علاقوں کی تمام یونین کونسلوں کے چیئرمین بطور جنرل ممبران شامل ہوں گے۔ ان کے ساتھ مزید 33 فیصد خواتین، 5 فیصد نوجوان، کسان اور غیر مسلم اراکین ہوں گے مگر اس سطح پر ٹیکنو کریٹ اور باہمی معذور افراد کی نشست بھی مخصوص کی گئی ہے۔

ضلع کونسل کے چیئرمین اور وائس چیئرمین ان ڈائریکٹ منتخب ہوں گے۔ ان کا طریقہ انتخاب بھی شوآف ہینڈز ہے۔

ضلع کونسل کے فرائض درج ذیل ہوں گے۔

☆ شہری علاقوں میں میٹروپولیٹن اور میونسپل کارپوریشنز میں ٹاؤن کونسلیں ہوں گی۔ وائس چیئرمین اس کے ممبران ہوں گے۔

☆ دیہی علاقوں میں ضلع کونسلوں کے تحت تحصیل کونسلیں ہوں گی۔ وائس چیئرمین اس کے ممبران ہوں گے۔

میٹروپولیٹن کارپوریشن اور ضلع کونسل کے فرائض (فنکشنز)

ایک میٹروپولیٹن کارپوریشن جس میں ٹاؤن کونسلاس کا مقامی علاقہ اور ڈسٹرکٹ کونسل شامل ہوگی۔

☆ تمام میونسپل قوانین، قواعد وضوابط کو نافذ کرنا جو اس کے افعال کو کنٹرول کرتے ہیں۔

☆ ٹیکس کی منظوری اور جمع کرنا فیس، کرایہ، ٹول چارجز اور جرمانے۔

☆ ترقیاتی منصوبوں پر عمل درآمد اور انتظام کرنا۔

☆ بجٹ کی تیاری اور اس پر نظر ثانی کرنا اور سالانہ طویل مدتی ترقیاتی منصوبے تیار کرنا۔

☆ مالی بیانات تیار کرنا اور انہیں داخلی اور خارجی آڈٹ کے لیے پیش کرنا۔

☆ کسی افسر یا افسران کو کسی میونسپل جرم کا ارتکاب کرنے والے شخص کو نوٹس جاری کرنا اور اس طرح کے جرم کو جاری رکھنے یا اس طرح کے نوٹس میں درج ہدایات کی تعمیل سے انکار پر قانونی کارروائی شروع کرنے کا اختیار۔

☆ بلدیاتی قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف مجاز دائرہ اختیار کرنا عدالتوں میں فوجداری اور ریکوری کی کارروائی، مقدمہ چلانا اور ان کی پیروی کرنا۔

☆ ایک جامع ڈیٹا بیس اور معلوماتی نظام کو برقرار رکھنا اور اس تک عوام کو رسائی فراہم کرنا۔

☆ میونسپل ریکارڈز کو برقرار رکھنا عوام کو معلومات تک رسائی کو یقینی بنانا۔

☆ مقامی کمیونٹی میں سماجی مسائل، صحت، آبادی کنٹرول کرنا اور عالمی وبا سے متعلق شعور پیدا کرنا۔

☆ مقامی منصوبے تیار کرنا، منظور کرنا اور نافذ کرنا، بشمول درجہ بندی، شہری ڈیزائن اور شہریت جدید۔

☆ ٹاؤن یا تحصیل کو تفویض کردہ حدود سے زیادہ بڑے پیمانے پر ترقیاتی سکیموں کی منظوری اور ان پر عمل درآمد۔

☆ کسی بھی مقصد کے لیے، بشمول زراعت، صنعت کے لیے، زمین کے استعمال، زمین کی ذیلی تقسیم، زمین کی ترقی، سرکاری اور نجی شعبوں کے ذریعے زوننگ

پر کنٹرول، تجارتی منڈیاں، خریداری اور روزگار کے دیگر مراکز، رہائشی، تفریح، پارکس، تفریح، مسافر اور نقل وحمل کے سامان اور ٹرانزٹ اسٹیشن۔

☆ پرائیویٹ ہاؤسنگ اسکیموں کو طے شدہ طریقے سے منظور اور ریگولیٹ کرنا۔

☆ میونسپل انفراسٹرکچر کو خدمات فراہم کرنا، ان کو برقرار رکھنا اور بہتر بنانا، بشمول۔

☆ پانی کی فراہمی اور پانی کے ذرائع کا کنٹرول اور ترقی، سیوریج اور سیوریج ٹریٹمنٹ، طوفان کے پانی کی نکاسی۔

☆ صفائی ستھرائی اور ٹھوس فضلہ جمع کرنا اور ٹھوس فضلہ کو ٹھکانے لگانا سمیت لینڈفل سائٹ اور ری سائیکلنگ پلانٹس۔

☆ انٹراٹاؤن یا انٹراتحصیل کے علاوہ سڑکیں اور گلیاں، پبلک ٹرانسپورٹ اور ماس ٹرانزٹ سسٹم، ایکسپریس ویز کی تعمیر، فلائی اوور، پل، سڑکیں، انڈر پاسز، ٹریفک انجینئرنگ اور مینجمنٹ بشمول ٹریفک سگنلنگ سسٹم، سائن پلاننگ، سڑکوں، گلیوں پر نشانات اور آگ بجھانا میٹروپولیٹن سطح کو منظم کرنا۔

☆ میٹروپولیٹن سطح یا ضلعی سطح کے کھیلوں، ثقافتی، تفریحی تقریبات، اور مویشیوں کے میلوں کا اہتمام کرنا۔

☆ کسی بھی آگ، سیلاب، ژالہ باری، زلزلہ، وبا یا دیگر قدرتی آفات کی صورت میں امداد کی فراہمی میں مدد کرنا اور امدادی سرگرمیوں میں متعلقہ حکام کی مدد کرنا

☆ شہری ڈیزائن، شہری تجدید اور تخلیق نو کے پروگرام شروع کرنا۔

☆ مقامی حکومتوں کے زیر انتظام ملکیت یا بصورت دیگر ملکیتی جائیدادوں کو لیز اور کرایہ پر دینا اس کے علاوہ جائیدادوں، اثاثوں اور فنڈز کا انتظام۔

☆ کاٹیج، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے آغاز کے لیے ان کیوبیشن سینٹرز کا قیام اور فروغ۔

☆ سڑکوں، گلیوں اور عوامی مقامات کا نام دینا اور ان کا نام تبدیل کرنا جو مقامی حکومتوں کے زیر انتظام ہو۔

میونسپل کارپوریشن اور میونسپل کیمٹی کے فرائض:

☆ تمام میونسپل قوانین، قواعد وضوابط کو نافذ کرنا جو اس کے کام کاج کو کنٹرول کرتے ہیں، ٹیکس، فیس، شرح، کرایہ، ٹول کی منظوری اور جمع کرنا، الزامات، جرمانے اور ترقیاتی منصوبوں پر عمل درآمد اور ان کا انتظام۔

☆ بجٹ تیار کرنا، بجٹ پر نظر ثانی کرنا اور سالانہ اور طویل مدتی ترقیاتی منصوبے بنانا، مالیاتی گوشوارے تیار کرنا اور انہیں داخلی اور خارجی آڈٹ کے لیے پیش کرنا۔

☆ کسی افسر یا افسران کو کسی میونسپل جرم کا ارتکاب کرنے والے شخص کو نوٹس جاری کرنے اور اس طرح کے جرم کو جاری رکھنے یا اس نوٹس میں دی گئی ہدایات کی تعمیل نہ کرنے پر قانونی کارروائی شروع کرنے کا اختیار دینا۔

☆ مقدمہ چلانا، فوجداری، اور پیروی کرنا۔

☆ بلدیاتی قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف مجاز دائرہ اختیار کی عدالتوں میں وصولی کی کارروائی۔ ایک جامع ڈیٹا بیس اور معلوماتی نظام کو برقرار رکھنا اور اس تک عوام کو رسائی فراہم کرنا اور میونسپل ریکارڈ کو برقرار رکھنا اور معلومات تک عوام کی رسائی۔

• سماجی مسائل، صحت، وبائی امراض، آبادی کیلئے تفویض کردہ کاموں کے بارے میں مقامی کمیونٹی کو احتیاطی تدابیر کے بارے میں آگاہی پیدا کرنا۔

☆ انٹراٹاؤن کی منظوری، ترقیاتی سکیمیں اور عمل درآمد، مقامی منصوبے تیار کرنا، منظور کرنا اور نافذ کرنا، زوننگ، زمین کے استعمال کے منصوبے، بشمول وضع دار اور زمین کی دوبارہ درجہ بندی، شہری ڈیزائن اور تجدید۔

☆ کسی بھی مقصد کے لیے زمین کے استعمال، زمین کی ذیلی تقسیم، ترقی اور زوننگ پر کسی بھی مقصد کے لیے استعمال کرنا، بشمول زرعی صنعتوں کے کامرس مارکیٹوں، خریداری

اور دیگر ملازمتوں کے لیے مراکز، رہائشی، تفریح، پارکس، تفریح مسافروں اور نقل وحمل کے مال اور ٹرانزٹ کے اعداد وشمار میں نجی ہاؤسنگ اسکیموں کی منظوری اور ریگولیٹ کرنا۔

☆ میونسپل انفراسٹرکچر اور خدمات فراہم کرنا، ان کو چلانا، برقرار رکھنا اور متاثر کرنا، بشمول پانی کی فراہمی، کنٹرول اور ترقی پانی کے ذرائع سیوریج اور سیوریج ٹریٹمنٹ اور ڈسپوزل طوفان کے پانی کی نکاسی، صفائی ستھرائی اور ٹھوس فضلہ جمع کرنے اور ٹھوس فضلہ کو ٹھکانے لگانے، ٹریٹمنٹ اور ٹھکانے لگانے بشمول لینڈ فل سائٹ اور ری سائیکلنگ پلانٹس، سڑکیں اور گلیاں۔

☆ پبلک ٹرانسپورٹ اور ماس ٹرانزٹ سسٹم ایکسپریس ویز کی تعمیر، فلائی اوور پل، سڑکیں، انڈر پاسز، ٹریفک پلاننگ انجینئرنگ اور مینجمنٹ بشمول ٹریفک سگنلنگ سسٹم، سڑکوں پر نشانیاں، سڑکوں کے نشانات، آگ بجھانا، سٹریٹ لائٹنگ پارکس، کھیل کے میدان، کھلی جگہیں۔

☆ پارکنگ سٹینڈز قبرستان۔

☆ (xii) باغبانی

☆ (xiii) پارکنگ کی جگہیں، (xiv) ٹرانسپورٹ سٹیشن، سٹاپ، سٹینڈز اور ٹرمینلز (xv) سلاٹر ہاؤسز۔

☆ (xvi) میونسپل لائبریریاں اور (xvii) کمیونٹی اور ثقافتی مراکز۔

☆ کسی بھی آگ، سیلاب، ژالہ باری، زلزلہ، وبا یا دیگر قدرتی آفات کی صورت میں امداد کی فراہمی میں مدد کرنا اور امدادی سرگرمیوں میں متعلقہ حکام کی مدد کرنا، شہری ڈیزائن، تخلیق نو کے پروگرام، شہری تجدید کا آغاز کرنا اور زمین کی تزئین، یادگاروں اور میونسپل آرائش کا کام کرنا۔

☆ مقامی سطح پر درختوں کی شجرکاری اور اس کی حوصلہ افزائی کرنا۔

☆ مقامی حکومت میں دی گئی جائیدادوں، اثاثوں اور فنڈز کا انتظام کرنا، مقامی

حکومتوں کے زیر انتظام یا دیکھ بھال کی ملکیت والی یا دوسری صورت میں ملکیتی جائیدادوں کو لیز اور کرایہ پر دینا اور کے لیے انکیوبیشن سینٹرز کا قیام اور فروغ، کاٹیج، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے آغاز سڑکوں، گلیوں اور عوامی مقامات کا نام دینا اور ان کا نام تبدیل کرنا جو مقامی حکومتوں کے زیر انتظام، انتظام یا دیکھ بھال کی جاتی ہیں۔

☆ سائن بورڈز اور اشتہارات کے چسپاں کو منظّم کرنا، مویشی منڈیوں کا قیام، منظّم اور دیکھ بھال اور جانوروں کی فروخت کو منظّم کرنا، عوامی منڈیوں، بازاروں کو قائم کرنا اور برقرار رکھنا۔

☆ ٹھیلے والے، نجی مارکیٹوں کی خدمات کو ریگولیٹ کرنا اور لائسنس جاری کرنا، پرمٹ دینا اور ان کی خلاف ورزی پر جرمانے عائد کرنا جہاں قابل اطلاق ہو؛ اور عوامی زمینوں سے تجاوزات کو روکنا اور ہٹانا۔

ٹاؤن کونسل اور تحصیل کونسل کے فرائض:

☆ تمام میونسپل قوانین، قواعد اور ضمنی قوانین کو نافذ کرنا اس کے کام کاج کو کنٹرول کرنا، ٹیکس، فیس، شرح، کرایہ، ٹول، چارجز، جرمانے اور جرمانے کی منظوری اور جمع کرنا۔

☆ ترقیاتی منصوبوں پر عمل درآمد اور انتظام کرنا، بجٹ تیار کرنا، سالانہ اور طویل مدتی ترقیاتی منصوبوں پر نظر ثانی کرنا، مالی بیانات تیار کرنا اور اندرونی اور بیرونی آڈٹ انہیں پیش کرنا۔

☆ کسی افسر یا افسران کو کسی میونسپل جرم کا ارتکاب کرنے والے شخص کو نوٹس جاری کرنے اور اس طرح کے جرم کو جاری رکھنے یا اس نوٹس میں دی گئی ہدایات کی تعمیل کرنے میں ناکامی پر قانونی کارروائی شروع کرنے کا اختیار دینا۔

☆ بلدیاتی قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف مجاز دائرہ اختیار کی عدالتوں میں مقدمہ چلائیں، مقدمہ چلائیں اور فوجداری، اور ریکوری کی کارروائی کرنا۔

☆ ایک جامع ڈیٹا بیس اور معلومات کو برقرار رکھنا اور اس تک عوام کو رسائی فراہم کرنا۔

☆ میونسپل ریکارڈز کو برقرار رکھنا اور معلومات تک عوام کی رسائی کو یقینی بنانا۔

☆ سماجی مسائل کے لیے مقامی کمیونٹی میں شعور پیدا کرنا بشمول صحت، وبائی امراض، آبادی پر کنٹرول کرنا۔

☆ حکومت کی طرف سے مطلع کردہ حد کے مطابق میونسپل انفراسٹرکچر اور انٹرا ٹاؤن یا انٹرا تحصیل ترقیاتی سکیموں کی منظوری اور ان پر عمل درآمد کرنا؛ بشمول اسٹریٹ لائٹنگ، انٹرا ٹاؤن یا تحصیل کی سڑکیں اور گلیاں پارکس، کھیل کے میدان، کھلی جگہیں، پارکنگ سٹینڈز, قبرستان پارکنگ کی جگہیں، ٹرانسپورٹ اسٹیشن، اسٹاپس، سٹینڈز اور ٹرمینلز، ذبح خانے، میونسپل لائبریریاں کمیونٹی اور ثقافتی مراکز, ٹاؤن یا تحصیل کونسل کی سطح کے کھیلوں کا انعقاد، ثقافتی، تفریحی تقریبات، میلے اور شو، مویشی میلے؛ کسی بھی آگ، سیلاب، ژالہ باری، زلزلہ، وبا یا دیگر کی صورت میں امداد کی فراہمی میں مدد کرنا۔

☆ قدرتی آفات اور امدادی سرگرمیوں میں متعلقہ حکام کی مدد، زمین کی تزئین، یادگاروں اور میونسپلٹی کا کام شروع کرنا سجاوٹ۔

☆ مقامی سطح پر درختوں کی شجرکاری اور شجرکاری کی حوصلہ افزائی کرنا۔

☆ سائن بورڈز اور اشتہارات کے چسپاں کو ریگولیٹ کرنا۔ مویشی منڈیوں کا قیام، منظّم اور دیکھ بھال، اور جانوروں کی فروخت کو منظم کرنا، عوامی منڈیوں، بازاروں اور کو قائم کرنا اور برقرار رکھنا۔

☆ ٹھیلے والے, نجی مارکیٹوں اور خدمات کو ریگولیٹ کرنا اور لائسنس جاری کرنا، اجازت دینا، اور ان کی خلاف ورزی پر جرمانے عائد کرنا۔

☆ عوامی زمینوں سے تجاوزات کو روکنا اور ہٹانا اور جائیدادیں جو مقامی حکومتوں کے زیر انتظام یا ان کی ملکیت میں ہیں یا ان کیا انتظام دیکھنا۔

یونین کونسل کے فرائض، یونین کونسل کے اختیارات ہوں گے:

☆ اس کے بجٹ کی منظوری، ٹیکس، فیس، شرح، کرایہ، ٹول، چارجز، جرمانے اور جرمانے کی منظوری اور جمع کرنا، اس کے کام کاج کو منظّم کرنے والے ایکٹ، قواعد وضوابط کو نافذ کرنا۔

☆ مصلحت انجمن کے متعلقہ علاقے کے اراکین کو نامزد کرنا اور ان کی کارکردگی کی نگرانی کرنا۔

☆ کمیونٹی کو عوامی راستوں، عوامی گلیوں کی سٹریٹ لائٹس، پلوں، عوامی عمارتوں کی دیکھ بھال کے لئے متحرک کرنا اور مقامی نالوں پر درخت لگانے، زمین کی تزئین اور عوامی مقامات کی خوبصورتی کے لئے کام کرنا۔

☆ پینے کے پانی کے عوامی ذرائع، جیسے کنویں، پانی کے پمپ، ٹینک اور تالاب اور کھلے نالوں کی فراہمی اور دیکھ بھال کے لیے کمیونٹی تنظیموں کے ساتھ رابطہ قائم کرنا۔

☆ واٹر سپلائی سکیموں کی مناسب دیکھ بھال سیوریج، فضلہ جمع اور ہٹانیکا کام۔

☆ عوامی راستوں، گلیوں، ملاقات کی جگہیں اور دیگر مشترکہ جائیداد پر تجاوزات کے خاتمے کے لئے روک تھام۔

☆ مقامی میلوں اور تفریحی سرگرمیوں کا انعقاد، پیدائش، اموات، شادیوں اور طلاقوں کا اندراج، مقامی، سکول اور روایتی کھیلوں کو فروغ دینا۔

☆ اپنے مقامی علاقے کے باشندوں کی فلاح و بہبود، حفاظت، راحت یا سہولت کو فروغ دینے کے لیے ممکنہ طور پر دیگر اقدامات کرنا۔

☆ عوامی خدمات کی فراہمی میں خامیوں کی نشاندہی کرنا اور خدمات کی بہتری کے لیے سفارشات پیش کرنا۔

6- کمیونٹی پر مبنی تنظیمیں:

☆ ہر مقامی علاقے میں غیر منتخب شہریوں کے گروپ رضاکارانہ طور پر اپنی مدد آپ کے تحت، کسی بھی تعداد میں کمیونٹی پر مبنی تنظیمیں قائم کریں، اور اس طرح کی کمیونٹی پر مبنی تنظیمیں، دیگر

چیزوں کے ساتھ ساتھ، خدمات کی فراہمی، ترقی اور انتظام میں بہتری اور بہتری کے لیے کمیونٹی کو متحرک کرنے کے مقاصد کے لیے قائم کی جائیں گی۔ یہ موجودہ عوامی سہولت کی ترقی اور میونسپل ضروریات کی نشاندہی، سہولیات کی بہتری اور دیکھ بھال میں کمیونٹی کی شمولیت کے لیے سٹیک ہولڈرز کو متحرک کرنا، معذوروں، ٹرانس جینڈر کمیونٹیز، بے سہارا، بیواؤں اور انتہائی غربت میں گھرے خاندانوں کی فلاح و بہبود، کاشتکاری کا قیام، مارکیٹنگ اور صارفین کو آپریٹیو بشرطیکہ گرانٹس ایکٹ کے سیکشن 87 کی دفعات کے تحت دستیاب ہوں۔

☆ ذیلی دفعہ (1) میں موجود کسی بھی چیز کے برعکس ہونے کے باوجود، کوئی شخص کمیونٹی پر مبنی تنظیم قائم کرنے یا اس کا رکن بننے یا کمیونٹی پر مبنی تنظیم کے صدر یا جنرل سیکرٹری کے عہدے پر فائز ہونے کا اہل نہیں ہوگا، اگر ایسا شخص نابالغ ہے یا ناقص دماغ یا ایک دیوالیہ کے طور پر فیصلہ سنانے کے لیے درخواست دی ہے اور اس کی درخواست زیر التوا ہے یا ایک غیر خارج شدہ دیوالیہ ہے یا قانون کے تحت ڈیفالٹر ہے اور اس کا نام شائع رہا ہے یا ایک ٹھیکیدار ہے۔

☆ اپنے مقاصد کو پورا کرنے میں، کمیونٹی پر مبنی تنظیم کمیونٹی کی فلاح و بہبود کے لیے رضا کار تنظیموں کے ساتھ بات چیت کر سکتی ہے۔

☆ کمیونٹی پر مبنی تنظیم رجسٹریشن اتھارٹی کے ساتھ رجسٹرڈ ہو گی اور اپنے افعال اور سرگرمیاں اس طریقے سے اور ایسے قوانین کے تابع کرے گی جو تجویز کیے گئے ہوں۔

☆ کمیونٹی پر مبنی تنظیم میں اس کے اراکین کی ایک جنرل باڈی ہوگی جو اپنے کاموں کی انجام دہی کے لیے ایسی تنظیم کے صدر، ایگزیکٹو کمیٹی اور جنرل سیکرٹری کا انتخاب کرے گی۔

☆ کمیونٹی پر مبنی تنظیم کے صدر، ایگزیکٹو کمیٹی اور جنرل سیکرٹری کے عہدے کی مدت دو سال ہوگی جس میں جنرل باڈی کی طرف سے اسی طرح کی مدت یا شرائط کے لیے انتخابات کے ذریعے توسیع کی جا سکتی ہے۔

☆ کمیونٹی پر مبنی تنظیم کی ایگزیکٹو کمیٹی، اس کے عہدیداروں اور اراکین کی ذمہ داری کا

تعین اس طریقے سے کیا جائے گا جیسا کہ تجویز کیا گیا ہے۔

☆ کمیونٹی پر مبنی تنظیم کے تمام کاروبار اس کے اجلاسوں میں نمٹائے جائیں گے جن کی صدارت صدر کرے گا۔

☆ کمیونٹی بیسڈ آرگنائزیشن کی جنرل باڈی کے اجلاسوں کا کورم اس کی کل رکنیت کا ایک چوتھائی ہوگا۔

☆ کمیونٹی پر مبنی تنظیم کی ایگزیکٹو کمیٹی ہر تین ماہ میں کم از کم ایک بار اپنا اجلاس منعقد کرے گی۔

☆ کمیونٹی پر مبنی تنظیموں کی ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس کا کورم ایگزیکٹو کمیٹی کی کل رکنیت کا چالیس فیصد ہوگا۔

• کمیونٹی پر مبنی تنظیموں کے جنرل سیکرٹری اجلاسوں کی کارروائیوں کو ریکارڈ کرنے اور مالیاتی اور اکاؤنٹنگ ریکارڈ کو برقرار رکھنے کے ذمہ دار ہوں گے۔

☆ جنرل سیکرٹری کمیونٹی بیسڈ آرگنائزیشن کے سالانہ اجلاس میں اکاؤنٹس کا سالانہ گوشوارہ پیش کرے گا اور اس کی منظوری کے بعد، گوشوارے کو رجسٹریشن اتھارٹی یا اس طرح کی دیگر اتھارٹی کو پیش کیا جائے گا جو کہ تجویز کی گئی ہو، تیس دنوں کے اندر یا ایسی دوسری مدت جو اس سلسلے میں بیان کی گئی ہے۔

☆ کمیونٹی بیسڈ آرگنائزیشن، اپنے عام اجلاس میں، کسی بھی ممبر یا آفس ہولڈر کو غیر تسلی بخش کارکردگی یا بدسلوکی کی وجہ سے ایک قرارداد کے ذریعے ہٹا سکتی ہے۔

☆ صدر اور جنرل سکریٹری کمیونٹی پر مبنی تنظیم کی جائیداد اور اثاثوں کی محفوظ تحویل اور انتظام کے ذمہ دار ہوں گے۔

☆ کمیونٹی بیسڈ آرگنائزیشن کے تمام فنڈز بینک یا پوسٹ آفس میں رکھے جائیں گے اور تمام لین دین چیک کے ذریعے کیے جائیں گے۔

☆ کمیونٹی بیسڈ آرگنائزیشن کے اکاؤنٹس صدر اور جنرل سکریٹری کے ذریعہ مشترکہ طور پر چلائیں جائیں گے۔

☆ کمیونٹی پر مبنی تنظیم کے اکاؤنٹس تنظیم کے جنرل سکریٹری کے ذریعہ برقرار رکھے جائیں گے۔

☆ کمیونٹی بیسڈ آرگنائزیشنز کمیونٹی کے وسیع تر مفاد پر سمجھوتہ کیے بغیر اپنے اعلان کردہ مقاصد کے لیے رضاکارانہ عطیات، تحائف، عطیات، گرانٹس اور اینڈومنٹس کے ذریعے فنڈز جمع کرسکتی ہیں۔

☆ کمیونٹی بیسڈ آرگنائزیشن ایکٹ کی دفعات کے مطابق کسی بھی مقامی حکومت سے پروجیکٹ پر مبنی لاگت میں حصہ داری کی حمایت بھی حاصل کرسکتی ہے۔

☆ کمیونٹی پر مبنی تنظیم ایک غیر منافع بخش تنظیم ہوگی اور اس کی آمدنی اور اثاثے صرف اس کے مقاصد کے حصول کے لیے استعمال کیے جائیں گے۔

☆ کمیونٹی پر مبنی تنظیم کی جائیدادیں اور آمدنی اس کی ایگزیکٹو کمیٹی کے نام پر رکھی جائے گی اور اس کی ایگزیکٹو کمیٹی کے نام پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ اس کی آمدنی کا کوئی حصہ تنخواہ، ڈیویڈنڈ، منافع یا بونس کے ذریعے ادا نہیں کیا جائے گا یا بصورت دیگر اس کے کسی ممبر یا شراکت دار میں تقسیم نہیں کیا جائے گا۔

☆ اگر کمیونٹی بیسڈ آرگنائزیشن ایکٹ کے مطابق اپنے افعال اور سرگرمیاں نہیں کر رہی ہے، تو رجسٹریشن اتھارٹی ایسے اختیارات اور افعال کے ساتھ ایک ایڈمنسٹریٹر مقرر کرسکتی ہے جو رجسٹریشن اتھارٹی اپنے معاملات چلانے، اپنے اثاثوں کو سنبھالنے، اسے تحلیل کرنا، نئے انتخابات کروانا یا کسی اور معاملے کو نمٹانا، کے لیے مناسب سمجھے۔

☆ جہاں کسی مقامی حکومت نے کمیونٹی پر مبنی تنظیم کے کسی بھی اثاثے یا فنڈز کی تخلیق میں تعاون کیا ہے، تحلیل یا ڈی رجسٹریشن کی صورت میں، اس کے اثاثے ایسی مقامی حکومت کے پاس

جائیں گے اور اثاثے کمیونٹی کے لیے استعمال ہوتے رہیں گے۔

CCBs کی مالی معاونت:

گزشتہ سی سی بی کے تصور کے مشابہ اس قانون میں بھی یہ سہولت موجود ہے۔ تھوڑا فرق یہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ یعنی یونین کونسل اپنے علاقہ کے لئے ترقیاتی سکیموں کا سالانہ پلان مرتب کرے گی اور ان کی تشہیر کرے گی اعلان کرے گی تاکہ سی سی بی کو علم ہو سکے اور پھر CCBs طے شدہ طریقہ سے منصوبہ جات بنائیں گی اور لوکل گورنمنٹ منظور کرے گی تو 75 فیصد تک منصوبہ کے اخراجات فراہم کرے گی تاہم 25 فیصد اخراجات کے لئے CCBO کو لوکل ذرائع سے فنڈز جمع کرنا ہوں گے۔

کمیونٹی تنظیموں CBOs کا طریقہ کار:

بنیادی مقصد تو شہریوں کی شراکت داری سے ترقیاتی منصوبوں کی تعمیر ہے۔ اس مقصد کے لئے کم از کم 25 فیصد لوکل ذرائع سے جمع کرنا ہوگا۔ یہ رقم منصوبہ جمع کراتے وقت لوکل کونسل کے فنڈ میں پیشگی جمع کرانا ہوگی۔ اس طرح منصوبہ اس کونسل کے دائرہ کار میں ہونا چاہئے۔ یعنی اگر یونین کونسل ہے تو یونین کونسل کے دائرہ کار اس کے فرائض میں سے ہو اور منصوبہ کی تیاری اور بجٹ کا تخمینہ متعلقہ محکمہ کرے گا۔ منصوبہ جمع کراتے وقت اس محکمہ کا تصدیقی، منظوری سرٹیفکیٹ بھی ساتھ لگانا ہوگا، پھر کونسل منظوری دے گی اور زیادہ سے زیادہ 75 فیصد تک میچنگ گرانٹ مہیا کرے گی کم بھی کرسکتی ہے۔

7- بجٹ کی تیاری:

ہر لوکل گورنمنٹ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کے طے کردہ فنانشل شیڈول کے مطابق اپنا سالانہ ترقیاتی بجٹ تیار کرے گی۔ بجٹ میں درج ذیل 4 افراد لازمی ہوں گے۔

☆ ...... گورنمنٹ سے وصول شدہ گورنٹس

☆...... لوکل فنڈز میں موجود

☆...... آئندہ سال کی ممکنہ محصولات سے آمدن

☆...... آئندہ سال کے لئے تخمینہ اخراجات

☆...... بجٹ لوکل گورنمنٹ تیار کرے گی اور سربراہ سے منظوری ہوگی

☆...... بجٹ کی حتمی منظوری متعلقہ کونسل دے گی

☆...... ہر سال حکومت لوکل گورنمنٹ کے لئے طے شدہ گرانٹ کا اعلان کرے گی۔ واضح رہے کہ یہ گرانٹ صوبائی فنانس کمیشن کے ایوارڈ سے مشروط ہوگی اور صوبائی حکومت اپنے سالانہ بجٹ میں لوکل گورنمنٹ کے لئے الگ بجٹ مخصص کرے گی۔ جسے PLGO-21 میں پہلے دو سالوں کے لئے 26 فیصد اور آخری دو سالوں کے لئے 20 فیصد طے کیا گیا تھا۔ اس بجٹ میں سے ہر لوکل گورنمنٹ کو بذریعہ فنانس کمیشن ایوارڈ گرانٹ منتقل کی جائے گی۔

بجٹ کی منظوری:

☆...... بجٹ کو ہر مالی سال کے آغاز میں سربراہ لوکل گورنمنٹ اپنی کونسل میں پیش کرے گا۔

☆...... بجٹ خصوصی بجٹ اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔ اس اجلاس میں کوئی دوسرا ایجنڈا نہیں ہوگا۔

☆...... بجٹ پر بجٹ ہر ممبر کا حق ہے مگر کورم اجلاس پورا ہو تو بجٹ کو حاضر ممبران کثرت رائے سے منظور کرلیں گے۔

☆...... بجٹ کا فنانس کمیشن جائزہ لے گا اگر کوئی مسئلہ ہو تو وہ کونسل کو واپس بھیجے گا کہ درستگی کرلی جائے۔

☆...... اگر بجٹ ممکنہ اخراجات اور بقایاجات کے مقابل ممکنہ آمدن زیادہ ہو تو منظور نہیں کیا جاسکتا۔

☆...... جاری مالی سال کے دوران ضمنی یا نظر ثانی شدہ بجٹ بھی منظور کیا جاسکتا ہے۔

☆...... اگر کسی وجہ سے مالی سال شروع ہوجائے اور بجٹ کی منظوری نہ ہو تو کونسل گزشتہ سال حوالہ سے اخراجات کرسکتی ہے مگر 80 دن سے زائد عرصہ کے لئے نہیں۔

☆...... مگر اس طرح کے اخراجات کو کوئی کونسل سال گزشتہ کے مقابلے میں 8 فیصد زائد خرچ

نہیں کرسکتی وہ بھی 30 دن کے دوران۔

☆...... اگر کوئی کونسل 30 دن میں بھی بجٹ منظور نہ کرسکے تو سیکرٹری محکمہ لوکل گورنمنٹ اپنے وزیر کی منظوری سے بجٹ منظور کرے گا اور اسے لاگو کردے گا۔

☆...... بجٹ کی منظوری کے بعد سربراہ اپنے دستخطوں سے اسے لاگو کرے گا۔

اب آیئے تعریفات کی طرف

1- قانون مراد پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2022ء ہے۔

2- رولز سے مراد اس قانون کے شیڈول میں بیان کردہ رولز ہیں۔

3- حکومت سے مراد پنجاب حکومت اور سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اور محکمہ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ محکمہ حکومت پنجاب ہے۔

4- ورکرز سے مراد صنعتی تعلقات کے ایکٹ 2010ء کی دفعہ ہے۔ میں بیان کردہ ورکرز کی تعریف کے مطابق ہے۔ یعنی اس کا ذریعہ معاش صرف محنت ہو اس پر اس کی زندگی کا انحصار ہو۔

5- کسان سے مراد: ایسے افراد ہیں جن کی زندگیوں کا انحصار زراعت، کھیتی باڑی پر ہو اور وہ 5 ایکڑ زیادہ کے مالک نہ ہوں۔ یعنی ہر چہ گرداوروں میں بطور کاشتکار اس کا نام درج ہو۔ ڈائریکٹر ملکیت 5 سالہ دورانیہ سے زائد نہ ہو۔

6- معذور افراد: وہ ہیں جو قانون بابت، ڈس ایبل پرسنز (ملازمت اور بحالی) کے قانون مجریہ 1981ء میں دی گئی تعریف کے مطابق ہوں۔ اس کی مزید تشریح کی جائے تو جسمانی طور پر معذور مگر ذہنی طور پر صحت مند افراد ہیں ان میں ٹرانس جینڈر بھی شامل کئے جاسکتے ہیں۔

7- ایجنسی سے مراد صوبائی حکومت یا وفاقی حکومت کا کوئی محکمہ، دفتر اتھارٹی، باڈی یا کمپنی وغیرہ (کوئی قانونی فرد)

بجٹ کا استعمال

☆...... اس قانون کی رو سے لوکل گورنمنٹ فنڈز کو صرف کونسل کے منظور شدہ سالانہ اور ضمنی بجٹ کی مدوات میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

☆...... کوئی بھی لوکل گورنمنٹ اپنے بجٹ میں کچھ عرصہ اپنے دائرہ عمل میں معروف مصالحتی انجمن یا کسی سی بی او کو کسی خاص منصوبے یا خدمات کی فراہمی یا انتظامی امور کی انجام دہی کے لئے بھی دے سکتی ہے مگر قواعد (رولز) کی مناسبت ہے۔

☆...... لوکل گورنمنٹ کا بجٹ استعمال کرتے ہوئے ترقیاتی بجٹ کی مد اور نان ترقیاتی بجٹ کی شرح مناسبت کا خیال رکھنا ہوگا۔

☆...... ہر لوکل گورنمنٹ اپنے بجٹ کا 12 فیصد سی بی او کے ذریعہ خرچ کرنے کی پابند ہوگی اور اس میں اگر کچھ رقم بچ جائے گی تو وہ آئندہ سال میں بھی خرچ کی جاسکے گی۔

تشریح: یہ کلاز 2001ء کے سی سی بی کے فنڈز سے مشابہتہ ہے صرف فیصد شرح کا ہے۔ بہرحال اس طرح غیر خرچ شدہ فنڈ اگلے سال کے اس ہیڈ میں جمع ہوتا رہے گا۔

☆...... ہر لوکل گورنمنٹ اپنے فنڈ کا 25 فیصد حصہ مخصوص کرے گی جس سے انفراسٹرکچر کی سالانہ مرمت اور جاری منصوبوں پر خرچ ہوگا۔

☆...... ہر لوکل گورنمنٹ اپنے بجٹ کا 2 فیصد سپورٹس اور ثقافتی سرگرمیوں پر خرچ کرنے کی پابند ہوگی۔

☆...... اگر دوبارہ انتخابات کی شکل میں کوئی لوکل گورنمنٹ آرہی ہوگی تو جانے والی لوکل گورنمنٹ فنڈز کو صرف باقی ماندہ عرصہ کے لئے ایک فارمولا کے تحت ہی استعمال کرسکے گی۔

کتنے قومی بجٹ: کتنے ماہ رہ گئے۔12

☆...... لوکل گورنمنٹ اپنے بجٹ میں سے کونسل کے منظور شدہ اہداف کو پورا کرنے والے یا بہترین کارکردگی کے حامل اسٹیک ہولڈرز کو بونس وغیرہ دے سکتی ہے۔

☆...... ہر لوکل گورنمنٹ اپنے انتظامی اخراجات کو گزشتہ مالی سال کے اخراجات سے 10 فیصد سے زیادہ نہیں کرسکتی۔

سپیکر آف کونسل:

یونین کونسلوں کے علاوہ دیگر کونسلوں میں سپیکر الگ سے ہوگا اور اگر مستعفی ہوجائے یا برطرف کردیا جائے تو اس کی جگہ فریش انتخابات ہوں گے جو الیکشن کمیشن کروائے گا۔

چیئرپرسن یا کسی کونسلر کی برطرفی:

اس قانون کی دفعہ 198 کے تحت حکومت کو اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی چیئرپرسن یا کونسلر کو مس کنڈکٹ یا جسمانی، ذہنی معذوری کی شکل میں برطرف کردے، تاہم برطرفی سے پہلے اسے صفائی کا موقع دیا جائے گا۔

استعفیٰ کی صورت:

کوئی بھی منتخب سربراہ یا کونسلرز جب مرضی چاہے اپنی نشست سے مستعفی ہوسکتا ہے اس صورت میں اسے ہاتھ سے لکھا گیا استعفیٰ اپنے سیکرٹری یا چیف آفیسر کو جمع کرانا ہے جو فوری طور پر اسے ضلعی الیکشن آفس بھجوائیں گے جہاں اس کی تصدیق کرنے کے بعد الیکشن کمیشن کو بھجوایا جائے گا جو اس کی منظوری بارے فیصلہ کرے گا اور نشست کو خالی ڈکلیئر کردے گا۔

اسی طرح اگر کسی کی موت، برطرفی سے کوئی نشست خالی ہو تو الیکشن کمیشن اطلاع ملنے کے 15 دن کے اندر فیصلہ بھی کرے گا اور گزٹ میں نوٹیفائی بھی کرے گا۔

یونین کونسل کے انتخابات:

☆...... چیئرمین اور وائس چیئرمین کے مشترکہ پینل کے ساتھ 6 وارڈ ممبران ہر وارڈ سے ایک ممبر براہ راست، خفیہ رائے دہی کے ذریعہ منتخب ہوگا۔ یہ انتخابات پارٹی بنیادوں پر ہوں گے اور آزاد امیدواروں کی گنجائش نہیں ہے۔

☆...... یونین کونسل کی 7 مخصوص نشستوں (3 خواتین +2 یوتھ + ایک مزدور/ کسان + ایک غیر مسلم) کے امیدوار بھی پارٹی بنیادوں پر ہوں گے اور پہلے 8 ممبران ہاتھ کھڑے کرکے ان کا انتخاب کریں گے۔

تبصرہ:

گو کہ یونین کونسل ممبران کی تعداد بڑھا دی گئی ہے اور خواتین اور نوجوان نمائندوں کی تعداد بھی پہلے سے دوگنا کر دی گئی ہے مگر انہیں مجبور کیا گیا ہے کہ وہ پارٹی امیدواران بنیں اور پھر وہ پہلے منتخب پارٹی کونسلران کے محتاج ہوں گے، کیونکہ انہیں ہاتھ کھڑا کر کے منتخب کیا جائے گا۔ یہ انتخاب کے جمہوری اصولوں کے خلاف ہے۔

اگر یونین کونسل کے چیئرمین اور وائس چیئرمین اور 8 ممبران نے ہاتھ کھڑے کر کے 7 مخصوص نشستوں کو سلیکٹ کرنا ہے تو یہ سلیکشن کو انتخاب کا نام تو نہ دیا جائے یہ تو جیتنے والا پینل ہی فیصلہ کن ہو جائے گا۔

☆...... ہاتھ کھڑا کر کے اور خفیہ بیلٹ کے ذریعہ انتخاب دو مختلف طریقے ہیں۔ ہاتھ ھڑا کرنے کی روایات وہاں ڈالی جاتی ہیں جہاں حکومت وقت کو اپنا اثر ورسوخ یا رعب استعمال میں لانا درکار ہو۔

☆...... انتخاب میں حصہ لینا بطور ووٹر اور بطور امیدوار ہر فرد کا بنیادی حق ہے۔ پاکستان کا آئین ہر 18 سال کے شہری کو یہ حق دیتا ہے تاہم مختلف قوانین کے تحت مختلف اداروں کی شرائط ہوتی ہیں، مگر یہ حق آپ کسی قانون کی رو سے اپنے شہریوں سے نہیں چھین سکتے۔ آزاد اراکین کو انتخاب میں روکنا آئینی اعتبار سے بھی غلط ہے۔

پاکستان میں انتخابی قواعد میں قومی اسمبلی، صوبائی اسمبلیوں میں بھی آزاد اراکین ہوتے ہیں اور لوکل گورنمنٹ انتخابات میں بھاری اکثریت آزاد اراکین کی ہوتی ہے۔ ان میں بہت بڑی تعداد ایسے افراد کی ہوتی ہے جنہیں ان کی پارٹیوں نے ٹکٹ نہیں دیئے ہوتے۔ اس طریہ سے بننے والی لوکل گورنمنٹ اور ملکی سیاست میں بھی مسائل جنم لیتے ہیں مگر اس کا حل یہ نہیں کہ فردی شہری اور سیاسی حقوق پر پابندیاں لگائی جائیں۔

تجاویز:

یونین کونسل:

☆...... کونسل کا سائز آبادی کے لحاظ سے چھوٹا کرنا چاہئے اور چیئرمین، وائس چیئرمین کے

لئے تو حلقہ انتخاب پوری کونسل ہوگی اس طرح جنرل ممبران کو بھی ملتی۔ ممبر حلقے کے طور پر پوری یونین کونسل سے منتخب ہونے کا موقع ملنا چاہئے۔ اس نے چیئرمین کا پینل مشترکہ مہم چلا سکے گا، اخراجات کم آئیں گے۔

☆...... جو مخصوص نشستوں پر بھی اسی طرح ملتی ممبران کا حلقہ انتخاب ہو اور براہ راست انتخاب کیا جائے۔

☆...... اس طرح پارٹیوں کے مشترکہ پینل بنیں گے اور آزاد ارکان بھی مشترکہ مہم چلا سکیں گے۔

☆...... یونین کونسل بنیادی یونٹ قرار دیا جائے اور یہاں انتخابات پارٹی لسٹ پر براہ راست خفیہ بیلف سے کروائے جائیں۔ پوری یونین کونسل حلقہ انتخاب ہو اور جو پارٹی جتنے فیصد ووٹ لے اتنی ہی جنرل، مخصوص نستیں اس پارٹی کی لسٹ کو دے دی جائیں۔

☆...... اس طریقہ انتخاب سے بھی آزاد امیدواران کی حوصلہ شکنی ہوگی مگر قانون انہیں روکے گا بھی نہیں، متناسب نمائندگی سے جیتنے والی پارٹی کی نمائندگی غالب ہوگی مگر ہارنے والی پارٹی بھی کونسل میں موجود رہ سکے گی۔

☆...... کوشش کی جائے کہ آئندہ انتخابات میں 15 نشستیں متناسب نمائندگی پر پارٹی بنیادوں پر منتخب کی جائیں اور 5 اراکین نان پارٹی بنیاد پر منتخب کئے جائیں۔ یہ ٹیکنوکریٹ یا پروفیشنل ہو سکتے ہیں مگر ملٹی ممبر حلقہ سے باقی پارٹی بنیادوں پر منتخب کئے جائیں۔

☆...... اگر غیر جانبداری سے غور کیا جائے تو PLGO-21 میں وضع کیا گیا طریقہ انتخاب بہتر تھا۔ یعنی سربراہان کے لئے براہ راست انتخاب۔ گو کہ اس طرح احتمال ہوتا ہے کہ اپوزیشن سے مخلص سربراہ لوکل گورنمنٹ جیت جائیں جیسے خیبر پختونخواہ میں ہوا۔

☆...... ضلع کونسل، میٹروپولیٹن اور میونسپل کارپوریشنز، ٹاؤن اور ٹاؤن کونسلز کے انتخاب تو

بالحاظ مبرہ ہوں گے مگر ان اداروں میں 33 فیصد خواتین، 6 فیصد یوتھ مزدوروں، نان مسلم نمائندے ان ڈائریکٹ، شو آف ہینڈز کے ذریعہ منتخب ہوں گے اس طرح 2 ٹیکنو کریٹ ایک ایک جسمانی معذور فرد بھی ان ڈائریکٹ ہینڈ آف ہینڈز منتخب ہوگا۔

☆...... میونسپل کمیٹیوں میں وارڈیں ہوں گی ہر وارڈ میں پارٹی بنیادوں پر انتخاب ہوگا براہ راست اور پھر ان ڈائریکٹ۔

☆...... ڈبل رکنیت پر پابندی ہوگی۔

قانون میں ابہام ہے پہلے آزاد امیدوار کی گنجائش ختم کی گئی۔ اب کہا گیا کہ اگر کوئی آزاد رکن جیت جائے تو وہ 7 دن کے اندر کوئی پارٹی جوائین کرسکتا ہے اور پھر 3 دن کے اندر اندر اس پارٹی کو الیکشن کمیشن کو بتانا ہوگا۔

☆...... اگر یونین کونسل کے امیدواروں کے ووٹ برابر ہوں جائیں تو ٹاس نہیں ہوگا نیا الیکشن ہوگا ان کے مابین حتمی فیصلے کے لئے۔

اس قانون میں گنجائش ہے کہ اگر یونین کونسل کے علاوہ دیگر کونسلوں کے سربراہ اور نائب اکثریتی ووٹ حاصل نہ کر پائیں۔ یعنی 50 فیصد سے زائد ووٹ حاصل نہ کر پائیں مگر سیکنڈ پول ہوگا جو اوپر کے دو پینل ہوں گے۔ یہ لکھا تو گیا ہے مگر عملاً اس کی نوبت نہیں آئے گی، کیونکہ اکثریت رکھنے والی جماعت کے مقابل ہیڈ آف ہینڈز میں کوئی نہیں آئے گا۔ البتہ اگر خفیہ بیلٹ ہوتا تو ممکن ہوسکتا تھا۔

☆...... کوئی منتخب رکن اگر اپنی پارٹی کے خلاف جائے گا یا سیٹ چھوڑے گا تو وہ نشست سے بھی محروم ہوجائے گا۔

سربراہ کی کابینہ، تشکیل، فرائض

1۔ نئے قانون میں میٹروپولیٹن اور ضلع کونسل کے سربراہ کیلئے ایک تجویز ہے کہ وہ اپنی کابینہ تشکیل دے گا اور اس میں منتخب اراکین کے علاوہ ٹیکنو کریٹ ممبران کو بھی نامزد کرے گا۔ یہ

کابینہ مختلف امور پر سربراہ کو مشورے دی گئی اور اسکی معاونت بھی کرے گی۔ تاہم یہ پالیسی ساز یا فیصلہ ساز اختیار نہیں رکھے گی۔ اس میں درج ذیل شامل ہوں گے۔

2- نئے قانون کے تحت لوکل گورنمنٹ کی نگرانی، جواب طلبی اور تادیبی اقدامات کے اختیارات چیف منسٹر اور وزیر لوکل گورنمنٹ کے پاس ہوں گے تاہم لوکل گورنمنٹ کمیشن کے ذریعے، جواب طلبی اور وضاحت کے بعد استعمال کئے جائیں گے۔

3- لوکل گورنمنٹ سیکرٹری اور ضلع تحصیل انتظامیہ کے افسران کے حوالہ سے کوئی زیادہ مداخلت اور کاروائی کے اختیارات نہیں ہوں گے۔ تاہم چیف آفیسرز کے اختیارات سربراہ کونسل کی نسبت زیادہ ہیں۔

4- لوکل گورنمنٹ محکموں کے سیکرٹری اور بورڈ کے پاس لوکل گورنمنٹ سروس کیڈر کی تقرری، پروموشن اور تبادلہ کے اختیارات حسب سابق برابر رکھے گئے ہیں گے۔

7- انتخابات

اس قانون میں اہم ترین نکات میں انتخاب کا براہ راست طریقہ پر زور ہے اب ہر سطح پر لوکل گورنمنٹ میں ہر عہدہ اور نشست براہ راست انتخابات سے پر کی جائے۔ یہ انتخابات رائے دہی کی بنیاد پر سیکرٹ بیلٹ سے کئے جائیں گے۔ انتخابی عمل کا تراحصہ پاکستان الیکشن کمیشن کے دائرہ اختیار میں دیا گیا ہے۔ اور وہ الیکشن ایکٹ 2017 اور اسکے رولز کے تحت انتخابات کرائے۔ تاہم یہ بات بھی قانونی بناء پر ہے کہ پولنگ میں الیکٹرونک ووٹنگ مشین استعمال کی جائیں۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان اب ووٹ رجسٹریشن سے لیکر حلقہ بندیاں، الیکشن شیڈول کا اعلان، انتخابات کا انعقاد اور انتخابی نتائج پر عذر داریوں کے حوالہ سے خود مختار ہوگا مگر جو چند شرائط موجود ہیں اس میں مشکلات حائل ہوں گی مثلاً لوکل کونسلوں کی تشکیل، لوکل امیدوار کی نشاندہی، انتخابی تاریخوں کا اعلان، انتخابات ایک وقت میں ہوں یا مرحلہ وار اور انتخابی اخراجات کی فراہمی وغیرہ ایسی شرائط ہیں جو خود مختاری کو پابند بنا دیتی ہیں۔

یہ انتخابات دو پینل مگر ایک شناختی نشان پر ہوں گے۔ میٹروپولیٹن اور ضلع کونسل میں

سربراہ اور نائبین کا ایک مشترکہ پینل ہے اور اس پینل میں مخصوص نشستوں کے امیدواران ہیں مگر ہر سیٹ کے امیدواران کیلئے سیٹوں کی مطابقت سے امیدوار اور کورنگ امیدوار ہیں ان کی سکروٹنی کا طریقہ کار بھی الگ ہے۔ لسٹ سے ذریعے اپنے پینل کی تیاری کرے گا۔ دوسرے پینل میں جنرل نشستوں کے امیدواران ہوں گے جنکا چناؤ حاصل کردہ ووٹوں کی بناء پر ہوگا جبکہ پہلا پینل پورے کا پورا سادہ اکثریت سے جیت جائے گا۔ آزاد امیدواران کو بھی اپنا پورا پینل بنانا ہوگا اسکے لئے انہیں آزاد امیدواران کا انتخابی گروپ بنانا ہوگا اور اسے انتخابات سے بیشتر رجسٹرڈ کرانا ہوگا ایک انتخابی نشان لینا ہوگا۔ انتخابی مہم کیلئے ضابطہ اخلاق ہوگا اور اخراجات کی حد ہوگی۔ ایک اکاؤنٹ برقرار رکھنا ہوگا، حساب کتاب جمع کرانا ہوگا۔ فرق صرف یہ ہوگا کہ پورا انتخابی گروپس پارٹی کی ذمہ داری ہوگی۔ قانون کے تحت الیکشن رولز ابھی سامنے نہیں آئے مگر 2019 کے قانون کے تحت بنائے گئے الیکشن رولز موجود ہیں چونکہ الیکشن ایکٹ 2017 موجود ہے اور لاگو ہے اس لئے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ آزاد آبزرورز بھی ہوں گے، میڈیا بھی ہوگا اور ان کے ضابطہ اخلاق بھی ہوگا۔

ضمنی انتخابات:

اگر سربراہ کونسل یا وائس چیئرپرسن یا ڈپٹی میئر یا کوئی ممبر منتخب شدہ جو مخصوص نشستوں پر ہو کسی وجہ سے اس کی سیٹ خالی ہو جائے تو طے شدہ طریقہ سے نیا انتخاب ہوگا۔

اگر کسی یونین کونسل کا چیئرپرسن کی سیٹ خالی ہو جائے تو وائس اس کی جگہ چیئرپرسن بن جائے تو باقی ماندہ عرصہ کے لئے یعنی ضمنی انتخاب نہیں ہوگا۔

اگر وائس چیئرپرسن آف یونین کونسل کی نشست کسی وجہ سے خالی ہو جائے تو یونین کونسل کے ممبران اپنے میں سے نیا وائس چیئرپرسن منتخب کرلیں گے۔ باقی ماندہ فرم کے لئے مگر صرف جنرل ممبران اہل ہوں گے۔

☆ ...... کوئی کونسلر یا سربراہ دوسری رکنیت نہیں رکھ سکتا۔

دیگر خالی ہونے والی نشستوں پر ایک سال کے اندر اندر نیا انتخاب ہونا لازمی ہے۔

باقی ماندہ عرصہ کے لئے اسے الیکشن کمیشن نوٹیفائی کرے گا۔

مقامی حکومتوں کی طرف سے کاموں کے اخراج کا طریقہ

1- ذیلی دفعہ 2 کے تابع ایک مقامی مندرجہ ذیل میں سے ایک یا ایک سے زیادہ ذرائع سے کام سرانجام دے سکتی ہے۔

(a) مقامی حکومت کا افسر یا ملازم

(b) ایکٹ کیتحت قائم کردہ مشترکہ اتھارٹی

(c) باہمی معاہدے سے ایک اور مقامی حکومت

(d) ایک دفتر، اتھارٹی یا ایجنسی جو حکومت کے زیر ملکیت چلائی جائے لیکن باہمی رضامندی یا معاہدے کے ساتھ۔

(e) دوسری صورت میں معاہدے کے ساتھ

2- کوئی مقامی حکومت ایسا عوامی خدمت کا معاہدہ نہیں کرے گی۔ جس میں انتظامی یا دیگر جرمانہ دینے کے اختیارات کا استعمال، فرد کی آزادی میں مداخلت کسی کی بھی جائیداد میں داخل ہونے یا ضبط کرنے کا اختیار یا کسی بھی قانون کو نافذ کرنے کی طاقت یا ذمہ داری شامل ہو۔

یونین کونسلوں کے فرائض کی تفویض

ایک میٹروپولیٹن کارپوریشن، میونسپل کارپوریشن، ٹاؤن کونسل، ضلع کونسل اور تحصیل کونسل باہمی معاہدے کے ذریعے اپنے ایک یا ایک سے زیادہ کام یا عوامی خدمات سے متعلقہ کام یونین کونسل کو دے سکتی ہے۔

کسی فرائض کی انجام دہی یا ذیلی سیکشن کے تحت عوامی خدمت کی فراہمی میں یونین کونسل اس طرح کے کام سونپنے والی مقامی حکومت کی مخصوص ہدایات پر عمل کرے گی۔

ایجنسی کے انتظامات

ایک مقامی حکومت اپنے فرائض کو بہتر سرانجام دینے کے لئے کسی مقامی حکومت، پلان کے دفتر یا محکمہ اتھارٹی یا ایجنسی کے ساتھ ایک تحریری معاہدہ کرسکتی ہے۔مقامی حکومت اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے کوئی بھی کام کسی سرکاری یا نجی ادارے کے ذریعے سرانجام دے سکتی ہے اور اس میں خصوصی کاروبار اپنے ساتھ کے علاقوں کی بہتری اور پبلک اور پرائیویٹ پارٹنرشپ بھی شامل ہے،لیکن کچھ شرائط وضوابط کے ساتھ۔

ذیلی سیکشن کے تحت معاہدے کو نافذ کرنے کے لئے اٹھنے والے اخراجات مقامی حکومت ادا کرے گی۔

کسی خاص مدت کے دوران مقامی حکومت کی طرف سے ادا کئے جانے والے اخراجات یا اخراجات کی اصل قیمت پر اختلاف کی صورت میں اخراجات کی ادائیگی اور وصولی کے طریقے کار کا تعین کمیشن کرے گا۔

ہر مقامی حکومت اس سیکشن کے تحت الگ الگ اکاؤنٹس رکھے گی جیسا کہ تجویز کیا گیا ہے۔

بشرطیکہ اس ایکٹ کے تحت کی گئی ترتیب کسی بھی لحاظ سے مقامی حکومت کے کام یا ذمہ داری کو کم نہیں کرے گی۔

مخصوص فرائض

مقامی حکومت کے سربراہ کے فرائض اور اختیارات

1- مزید براں اس لوکل گورنمنٹ قانون کے تحت یا کسی بھی دوسرے قانون جو اس وقت عملدرآمد ہو رہا ہے۔لوکل گورنمنٹ کا سربراہ مندرجہ ذیل فرائض کا ذمہ دار ہوگا۔

a- اس بات کی یقین دہانی کر کے کہ مقامی حکومت کے تمام امور اس ایکٹ اور کسی بھی متعلقہ قانون جو اس وقت نافذ ہوں گے مطابق چلائے جا رہے ہیں۔

b- شفاف اور موثر طریقے سے لوکل گورنمنٹ کے فرائض انجام دے۔

c- آپریشنل ترقیاتی اور مالیاتی اہداف کی تکمیل جو کونسل کی طرف سے مقرر کی گئی یا یہ حکومت کی طرف سے بھی ہو سکتی ہے۔

d- ہر مالی سال لوکل گورنمنٹ کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ کونسل کو پیش کی جائے گی۔

e- لوکل گورنمنٹ کا سربراہ ہونے کی حیثیت سے تقریبات میں ادارہ کی نمائندگی کرے گا۔

f- مندرجہ ذیل بیانات کردہ نکات پر عملدرآمدگی کے لئے ادارے کے افسران اس کے ماتحت ہوں گے۔

2- ہر سال کے آخر میں سربراہ چیف آفیسر کے کاموں کا جائزہ لے گا جو کہ اس نے اپنے اختیارات کو استعمال میں سرانجام دیئے ہوں گے، اگر وہ کسی بھی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہوگا تو کونسل اس کی رپورٹ متعلقہ سیکرٹری کو بھیجے گی۔

3- سربراہ کا اختیار ہوگا کہ وہ کونسل کے اجلاس میں شرکت کرسکتا اور اس کے علاوہ کسی بھی کمیٹی یا ماتحت کمیٹی سے خطاب کرسکتا ہے،لیکن وہ ووٹ نہیں کاسٹ کرسکتا۔

سپیکر کے اختیارات:

g- ایکٹ کے تحت سپیکر کونسل کا اجلاس طلب کرسکتا ہے۔

h- اور ان کونسلوں کے اجلاسوں کا منظم انعقاد کرے۔جن میں وہ موجود ہو۔

ان اجلاس کے ریکارڈ کو محفوظ رکھے۔

ایکٹ کے تحت کونسل کی کمیٹی تشکیل دیں اور کام کی نگرانی کریں۔

سپیکر اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے امور سرانجام دے گا جو میٹنگ تضاد پیدا کرے گا اس کو فوراً برخاست کردے گا۔

چیف آفیسر کے اختیارات اور فرائض

چیف آفیسر متعلقہ لوکل گورنمنٹ میں اکاؤنٹنگ آفیسر کام کرے گا۔

فرائض کے مناسب نفاذ کے لئے سربراہ سپیکر اور کمیٹیوں کو راہنمائی معاونت فراہم کرے گا۔

متعلقہ لوکل گورنمنٹ کی پالیسی اور فیصلوں کے بروقت اور مستحکم نفاذ کے لئے کوشاں رہے گا۔

محکمہ کے افسران اور باقی عملہ کی نگرانی کرے گا اور ادارہ کے تمام کاموں میں ربط پیدا کرے گا۔

مالی اور انتظامی نظم وضبط قائم رکھے گا اور اس بات کی یقین دہانی کرے گا کہ تمام امور لوکل گورنمنٹ کے ایکٹ کے تحت سرانجام دیئے جارہے ہیں۔

سربراہ کی منظوری کے بعد چیف آفیسر ادارہ کے توسط سے معاہدوں پر دستخط کرے گا۔

تمام امور کا ریکارڈ محفوظ رکھے گا۔

ایمرجنسی کی صورت حال میں متعلقہ اداروں کو مدد فراہم کرے گا

نئے قانون کے تحت درج ذیل محکمے ضلعی سطح پر ہوں گے۔

1-پرائمری ہیلتھ 2-پرائمری ایجوکیشن 3-سوشل ویلفیئر 4-فیملی پلاننگ
5-سپورٹس اینڈ تفریح 6-آرٹ اینڈ کلچرل 7-پبلک ہیلتھ انجینئر 8-ٹرانسپورٹ
9-ٹورازم 10-شہری دفاع

ہر اتھارٹی کا چیئرپرسن ضلع میں بڑی لوکل گورنمنٹ کا سربراہ ہوگا مگر ایک ہی اتھارٹی کا چیئرمین ہوگا۔ اتھارٹی میں منتخب ممبران اور ٹیکنوکریٹ ہوں گے جو صوبائی حکومت مقرر کرے گی۔ اتھارٹی کا چیف ایگزیکٹو سرکاری آفیسر ہوگا جسے حکومت منتخب کرے گی۔ اتھارٹی کا بجٹ صوبائی حکومت سے آئے گا۔

تعارف: پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2022ء

یہ بل پنجاب اسمبلی میں 24 جون کو منظور ہوا اور اسی دن گورنر نے منظوری دی اور اسی دن گزٹ نوٹیفکیشن جاری ہوا۔ Act-XIII of 2022 نئے قانون میں درج ذیل 38 ابواب ہیں، 216 سیکشنز ہیں اور 9 شیڈولز ہیں۔

اول: باب تعریفیں اور وضاحتیں
دوم: لوکل گورنمنٹ کا تسلسل، 3 سیکشن
سوم: قانون کی بالادستی کے اثرات اور مسائل کا خاتمہ -(4-5)
چہارم: اسی بات کا حصہ دوم، مقامی حکومتوں کی تشکیل اور فرائض @(6-13)
پنجم: مقامی حکومتوں کے مشمولات اور ڈھانچہ (14 تا 23)
ششم: اتھارٹی آف لوکل گورنمنٹ (24 تا 29)
ہفتم: فرائض لوکل گورنمنٹ (30 تا 33)
ہشتم: اضافی فرائض (34 تا 35)
نہم: نیچے منتقل کئے گئے دفاتر اور ضلعی اتھارٹیاں (36 تا 39)
دہم: فرائض کی انجام دہی، ایجنسی بنانا (40 تا 44)
گیارہ: منتخب افراد کی ذمہ داریاں (45 تا 50)
بارہواں: فرائض کی تکمیل (51 تا 53)
تیرہواں: لوکل گورنمنٹ انتخابات (54 تا 57)
چودھواں: انتخابی طریق کار (59 تا 61)
پندرھواں: انتخابات کا انعقاد (60 تا 69)
سولہواں: اہلیت امیدواران (60 تا 69)
سترہواں: لوکل گورنمنٹ فنانس (81 تا 91)

اٹھارہواں باب: لوکل گورنمنٹ فنانس کمیشن (92 تا 101)

انیسواں باب: لوکل گورنمنٹ کی جائیداد (102 تا 107)

بیسواں باب: لوکل گورنمنٹ، ٹیکس فیس، ٹال (108 تا 125)

اکیسواں باب: مالیات کی ٹرانسفر وغیرہ (126 تا 131)

بائیسواں باب: کمیونٹی الیمادفن، مصالحتی انجمن (132 تا 137)

تیئسواں باب: سی بی او (138 تا 141)

چوبیسواں باب: انٹرنل کنٹرول احباب (142 تا 147)

پچیسواں باب: شفافیت (148 تا 152)

چھبیسواں باب: حکومت کی نگرانی (153 تا 154)

ستائیسواں باب: پنجاب لوکل گورنمنٹ کمیشن (155 تا 165)

اٹھائیسواں باب: پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ (156 تا 159)

انتیسواں باب: میونسپل جرائم (170 تا 177)

تیسواں باب: جرائم، ذمہ داریوں سے متعلقہ (178 تا 180)

اکتیسواں باب: جرائم متعلقہ ٹیکس (181 تا 187)

بتیسواں باب: آفیسرز اور ملازمین (183 تا 190)

تینتیسواں باب: اپیل وغیرہ کرنا۔

چونتیسواں باب: پنجاب لوکل گورنمنٹ اپیلیٹ ٹربیونل (192 تا 200)

پینتیسواں باب: عدالتی اختیارات (201 تا 202)

چھتیسواں باب: متفرقات (203 تا 215)

سینتیسواں باب: پیش رفت اور منسوخی (211 تا 215)

اڑتیسواں باب: پرانے قانون کی منسوخی، شیڈول 1 تا 9 (216 تا 216)

اس قانون سے منسلک 9 شیڈول بھی ہیں۔

-1 شیڈول اول: کابینہ کے اراکین بارے میں (سیکشن 22)

-2 شیڈول دوم: ختم نبوت بارے بیان (سیکشن 70)

-3 شیڈول سوم: عہدیداروں کا حلف (سیکشن 22-75-26-159)

-4 شیڈول چہارم: ٹیکس اور فیس (سیکشن 108)

حصہ اول: ایسی میٹروپولیٹن کارپوریشن جن کے ہاں تحصیل، ضلع ٹاؤن ہیں۔

حصہ دوم: میٹروپولیٹن جہاں کچھ نہیں۔

حصہ سوم: ٹاؤن/ تحصیل کونسل

حصہ چہارم: یونین کونسلز، میونسپل کمیٹی اومری

-5 شیڈول پنجم: رولز (پارٹ اول) 27 رولز سیکشن (200-201)
بائی لاز پارٹ دوم 22 بائی لاز

-6 شیڈول ششم: لوکل گورنمنٹ کے عمومی اختیارات (سیکشن 194)

-7 شیڈول ہفتم: جرائم جو عدالتی کارروائی میں (سیکشن 170)

-8 شیڈول نہم: ٹکٹ جاری کیے جاسکتے ہیں۔ (سیکشن 170)

-9 شیڈول نہم: ٹکٹ کی اشکال/ قسم (سیکشن 170 تا 172)

قانون، رولز، قواعد اور تعریفات:

☆...... ہر قانون کو صوبائی اسمبلی منظور کرتی ہے اور گورنر کی منظوری سے حکومت اسے سرکاری گزٹ میں نوٹیفائی کر دیتی ہے اس طرح یہ قانون (ایکٹ آف اسمبلی) بن جاتا ہے اس کا ایک نمبر ہوتا ہے اور مجریہ (تاریخ اجرا) بھی درج ہوتا ہے۔

☆...... قانون پر عملدرآمد کے لئے رولز کی ضرورت پڑتی ہے مگر رولز کے لئے صوبائی حکومت کی منظوری نہیں لی جاتی۔ اسے حکومت کا متعلقہ محکمہ بناتا ہے اور اس میں وہ طریقہ کار بیان کیا گیا ہوتا ہے جو قانون پر عملدرآمد کے لئے ضروری ہوتا ہے۔

☆...... ہر لوکل گورنمنٹ اپنے پہلے، دوسرے اجلاس میں ہر نشست کے انتخاب کے بعد باقاعدہ اجلاس میں اپنی کونسل کے لئے قواعد بناتی ہے جسے (بائی لاز) کہا جاتا ہے۔ ہر کونسل کے کام کا طریق کار قانون کے ساتھ رولز آف بزنس میں بھی درج ہوتا ہے مگر لاز میں چھوٹی تفصیلات درج ہوتی ہیں۔ یعنی اجلاس کا ایجنڈا کون تیار کرے گا۔ کیسے ممبران کو اجلاس بارے مطلع کیا جائے گا وغیرہ وغیرہ۔

دور حاضر کی وفاقی مملکت میں مقامی حکومت

تحریر: زاہد اسلام

عصر جدید میں جہاں ممالک میں آبادی کا پھیلاؤ تیزی سے بڑھ رہا ہے اور اس کے ساتھ ہی رہائشی مسائل اور شہری بنیادی سہولیات کی طلب بڑھتی جا رہی ہے شہروں میں وسعت آ رہی ہے سٹرکچر کرنے کی اہمیت بنیادی مسئلہ بن گئی ہے۔

☆...... ان حالات میں بہت سے ممالک جہاں وسائل کم پڑتے جا رہے ہیں اور طلب بہت زیادہ ہے وہاں اس فرق کے لئے غیر ملکی امداد یا انحصار نمایاں عنصر ہے جس کے بغیر طلب اور رسد کا فرق کم نہیں ہو پا رہا۔ چنانچہ سنگین معاشی بحران جنم لے رہے ہیں۔

☆...... ارتکاز سرمائے کا منفی اثرات سے بچاؤ کے لئے کارپوریٹ سیکٹر کی سماجی ذمہ داری لازمی ہے۔

یہ سارے مسائل ایک سکہ بند جمہوری ریاست (ریپبلک) کے بغیر مناسب حل سے محروم رہتے ہیں۔

چنانچہ

ایک بہتر نظام حکمرانی کی ضرورت ہے۔ جس کی کوئی بنیادی عناصر ہیں۔

1- آئین و قانون کی بالادستی۔

2- فرد کی آزادی کو یقینی بنانا۔

3- ریاست کو سمارٹ اور شہری حلقوں کو طاقتور بنانا۔

4- ممالک کے اندر انسان معاشروں میں ہم آہنگی کو پروان چڑھانا جس کے لئے ضروری ہے۔

☆...... ہر فرد کی جسمانی اور ثقافی، مذہبی، قومی شناخت کا احترام کیا جائے۔

☆...... مساوی بنیادوں پر سب کو مساوی ذرائع سے مستفید ہونے کے مواقع فراہم ہوں۔

دوسرا بڑا مسئلہ محدود وسائل کی بہترین انداز میں مینجمنٹ ہے جو جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

☆...... آج کی پیچیدہ انسان معاشرت میں کئی جہتوں اور اشکال میں حقیقتیں نمایاں ہیں۔

☆...... انسان سماجی کثیر انواع (Pluretist) ہے۔

☆...... ہر ملک کا دوسرے پر کوئی نہ کوئی انحصار ہے یا لین دین کا کوئی عالمی سلسلہ معروضی ضرورت ہے۔

☆...... معاشی بدحالی سے سیاسی ابتری اور بحران جنم لیتے ہیں۔

☆...... ماحولیات کے لئے بڑے چیلنج ہیں۔

☆...... انسانوں کو بہتر ضروریات زندگی کی طلب ہے۔

☆...... انسانوں کے باہمی تعلقات میں زیادہ اصول پرستی تحمل، رواداری سے ہم آہنگی کی ضرورت ہے۔

☆...... ریاستوں کو آئینی قانونی حدود میں رہنے کے لئے مضبوط عوامی پریشر اور تنظیم ضروری ہے۔

☆...... بنیادی انسانی حقوق کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔

ان تمام معروضی ضروریات کو فراہمی اور یقینی بنانے کے لئے مختلف ممالک اپنے لئے بنیادی فریم ورک فراہم کرتے ہیں۔

پاکستان کو تشکیل دینے والی قوموں اور جغرافیائی اور لسانی اکائیوں نے مشترکہ جدوجہد کی۔ ان میں ہنگامی تھے جو برصغیر کے مشرق میں رہائش پذیر تھے۔ سندھی تھے جو بحری عرب کے ساتھ سندھو ندی کے کنارے آباد تھے۔ پختون تھے جو شمال میں کوہ قراقرم اور کوہ ہندوکش کے ساتھ ساتھ تھے۔ بلوچی، روہی تھے جو جنوب مغرب میں واضح تھے۔ پنجابی، سرائیکی اور پوٹھوہاری تھے جو پانچ دریاؤں کے ارد گرد اور دوآبوں کی زمینوں پر آباد تھے۔

ان سب قوموں، گروہوں کی اپنی تاریخی اور ثقافتی پہچان تھی اور قدرتی طور پر اپنے اپنے علاقوں میں چھوٹی بڑی ریاستوں اور مسائل کی شکل آباد تھے۔

☆...... برصغیر میں انگریز کی عملداری اور حکومت میں جدید کاری کے بعد برصغیر میں چھوٹی بڑی ریاستوں اور قومیتی اکائیوں نے جدید مملکت میں کسی نہ کسی شکل میں شمولیت کر لی۔ چنانچہ روز اول سے ہی وفاقیت کی بنیاد پر لسانی اور قومی وثقافتی اکائیوں کی بنا پر وحدتوں کی تشکیل ہوئی۔

پٹھان، نارتھ ویسٹ فرنٹیئر صوبہ (پختونخواہ)

سندھی سندھ میں جو پہلے پہل لمبی پریزیڈنسی کا حصہ بھی رہا۔ بلوچستان میں بلوچی عوام اور پنجاب میں پنجابی اور سرائیکی عوام موجود رہے بنگال میں بنگالی عوام تھے۔

ان سب میں یگانگت تھی کہ مذہبی طور پر مسلمان تھے۔

☆...... تقسیم ہند اور مقام پاکستان کے وقت یہ شناخت نئے وطن میں مدغم ہوتو گئی مگر ان کی قومتی اور ثقافتی شناختیں برقرار رہیں مگر نوزائیدہ مملکت میں وسطی اور اترپردیش سے مسلمانوں کی آمد کی بدولت پہلے سے موجود قومتی اور ثقافتی وحدتوں میں بعض اضافے ہوتے۔ اردو بولنے والوں کی اکثریت سندھ کے شہری علاقوں اور پنجاب میں کسی حد تک آباد ہوتے گئے۔ پنجابی آبادکاروں کو سندھ کی زمینوں پر آباد کرایا گیا پھر فوجی جرنیلوں کو زمینوں کی الاٹ منٹ کی گئی تو بیراجوں کی زمینوں پر کیا گیا۔ ملک کی قومی زبان اردو بنانے کی کوشش کی تو فسادات ہوتے۔ آباد کاری پر فسادات ہوتے، سرکاری ملازمتوں میں کوٹہ سسٹم ہوا۔ غرضیکہ نوزائیدہ ریاست پاکستان میں غیر ہموار ترقیاتی حکمت عملیوں کے اثرات باہمی اعتماد کو ٹھیس پہنچی پھر ون یونٹ کے قیام نے اس اعتماد کو زبردست نقصان پہنچایا اور باہم کشمکش میں اضافہ ہوتا گیا ایک صوبہ الگ ہو گیا دیگر کے تحفظات میں اضافہ ہوا۔

☆...... ان سیاسی اور معاشی وسماجی حالات میں جو نظام حکومت تجویز دیا گیا وہ وفاقیت پر مبنی پارلیمانی جمہوریت کا نظام ہے۔ اس کے ابتدائی عملدرآمد میں کافی مسائل تھے مگر اٹھارویں ترمیم

نے آئینی تحفظ دیتے ہوئے بنیادیں فراہم کر دی ہیں۔ میں نے یہ ساری گزارشات اس لئے کی ہیں کہ پاکستان کے سیاسی، سماجی اور معاشی تاریخی پس منظر سامنے رکھا جا سکے۔ ان تناظر میں پاکستان ایک وفاقی جمہوریہ ہے۔ جہاں انتظامی طور پر چار بڑی قومیں چار وفاقی اکائیوں (صوبوں) کی شکل میں ہیں اور پھر ان صوبوں میں دیگر قومیتی گروہ اور لسانی شناخت والے عوام بھی کثیرت مجداد میں اور وہ اپنی ثقافتی پہچان پر زور بھی دیتے ہیں۔ اندرونی خودمختاری کے طلب گار بھی ہیں۔ جیسے سرائیکی الگ صوبہ کا مطالبہ کرتے ہیں، اردو اور ہندی کو بولنے والے اندرونی خودمختاری چاہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ ایک تضاد ہے جس کو مدنظر رکھ کر حکومتی ماڈل بنانا ہو گا۔

وہ ماڈل کیا ہے۔

☆...... پاکستان میں مرکز ایک وفاقی حکومت ہے۔ دو ایوانی پارلیمنٹ ہے جس کے اختیارات محدود ہیں اور آئین کے تحت درج ہیں۔

☆...... اسی طرح پاکستان میں چار صوبائی حکومتیں ہیں اور ان کی ذمہ داریاں ہیں، ان کی ذمہ داریوں میں درج ہے کہ یہ اپنے اپنے صوبہ میں مقامی حکومتیں بنائیں گے اس کے لئے قانون بنائیں گے اور مقامی حکومتوں کو انتظامی، مالیاتی اور سیاسی خودمختاری دیں گے۔

☆...... آئین کا آرٹیکل 32 بنیادی اصولوں کا ذکر کرتا ہے تو لکھتا ہے کہ ملک میں مقامی حکومتیں ہوں گی جن میں علاقہ کے مقامی منتخب نمائندے ہوں گے اور ان میں عورتیں اور محنت کشوں کی نمائندگی یقینی ہو گی۔

☆...... آئین کا آرٹیکل سات ریاستی حکمرانی پر درجات کا ذکر کرتا ہے کہ

وفاق، صوبہ اور لوکل گورنمنٹ

یہ ہیں وفاقی جمہوریہ میں حکمرانی کا نظام اور اس نظام حکمرانی میں عمل کی حکمت عملی کو یقینی بنانا ہے کہ متواتر اور شفاف انتخابی عمل جاری ہے، منتخب نمائندے حکومت کریں۔ اختیارات کی مرکوزیت نہ

ہو بلکہ Devolution ہو، اپنے اپنے حکومتی دائرہ عمل میں مکمل خودمختاری اور اختیار موجود ہو، تمام شہریوں کو بلحاظ صنعت، علاقہ، قورم، جغرافیہ، مساوی سیاسی اور شہری حقوق حاصل ہوں اور نظام حکمرانی میں عورتوں اور محنت کش طبقات کی نمائندگی یقینی بنائی گئی ہو۔

ہمارا نظام حکومت

چھاؤنیاں

وفاقی دارالخلافہ　　وفاقی حکومت　　پارلیمنٹ　　بعض اضافی علاقے

خارجہ امور، دفاع　　بین الاصوبائی ادارے

پارلیمانی امور، خارجہ تجارت

منصوبہ بندی، فنانس وغیرہ

ہائی وے ٹولز مواصلات

پنجاب　　سندھ　　بلوچستان

خیبرپختونخواہ

امن وامان　　ترقیاتی منصوبہ بندی　　بجٹ　　لوکل گورنمنٹ

تعلیم، تعلیم، سماجی بہبود، جنگلات، زراعت، توانائی، ماحولیات، ایمرجنسی سروسز وغیرہ

ہر صوبہ میں الگ الگ مقامی حکومتوں کے ماڈل

خیبرپختونخواہ　　پنجاب　　سندھ

بلوچستان

تحصیل کونسلیں　　میٹروپولیٹن کارپوریشنیں، میونسپل کارپوریشن

ویلیج کونسلیں　　میونسپل کمیٹیاں ٹاؤن کونسلیں

نیبرہڈ کونسلیں　　تحصیل کونسلیں، یونین کونسیں، میونسپل وارڈ

پاکستانی لوکل گورنمنٹ ماڈل یکساں پہلو

☆ ...... مرکزیت پسندی

☆ ...... انتخابات کا عدم تسلسل

☆ ...... صوبائی حکومتیں بالادستی

☆ ...... شرح نمائندگی میں محدودیت

☆ ...... عوامی شراکت کا فقدان

☆ ...... متوازی ریاستی ادارے

☆ ...... ریاستی افسران کی مداخلت، بالادستی بھی

☆ ...... محدود مالی وسائل، صوبوں کی گرانٹ پر انحصار

☆ ...... فنکشنز، فرائض کی محدودیت

☆ ...... عوامی آگاہی میں کمی یا فقدان

☆ ...... منتخب نمائندوں کی ناکافی تربیت

☆ ...... انتظامی و سیاسی مداخلت، ضرورت، زائد۔